﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

یوم خلافت نمبر

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 23 رمئی 2008ء | 18 رجمادی الاول 1429 ہجری قمری ❁ 23 رہجرت 1387 ہجری شمسی | شمارہ 21

خلافت علی منہاج النبوۃ

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع صد سالہ خلافت جوبلی 27 رمئی 2008ء

میرے پیارے عزیز احباب جماعت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ یہ دن ہمیں سو سال سے زائد عرصے میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی تاریخ اور اس وقت کی یاد بھی دلاتا ہے جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مارچ 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان کیا۔ آپ کا مشن اور اس جماعت کے قیام کا مقصد خدا اور بندے میں تعلق پیدا کرنا، بنی نوع انسان کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بننے کی تعلیم دینا اور اس کے لئے کوشش کرنا، تمام اقوام عالم کو اُمّت واحدہ بنا کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا، انسان کو انسان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا تھا۔ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے زمانے کے امام اور مسیح و مہدی کے لقب سے ملقّب کر کے بھیجا تھا۔ قیام جماعت اور آغاز بیعت 1889ء سے 1908ء تک تقریباً انیس سال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے اپنے مشن کو تمام تر مخالفتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اس تیزی سے لے کر آگے بڑھا کہ ہر مخالف جو بھی اس جری اللہ کے مقابلہ پر آیا ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنے والا بنا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کہ ہر انسان جو اس فانی دنیا میں آیا اس نے آخر کو اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور وہ شخص جو اللہ کا خاص بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا عاشق صادق تھا، وہ تو اپنے آقا کی سنت کی پیروی میں رفیق اعلیٰ سے ملنے کے لئے ہر وقت بے چین رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو جسے امام آخرالزمان بنا کر بھیجا تھا، واپسی کے اشارے دیتے ہوئے یہ تسلی دی کہ گو تیرا وقت اب قریب ہے لیکن چونکہ تجھے میں نے اپنے اعلان کے مطابق امام آخرالزمان بنایا ہے، اس لئے اے میرے پیارے! اے وہ شخص جو میری توحید کے قیام اور میرے محبوب نبی ﷺ کی حکومت تمام دنیا میں قائم کرنے کا درد رکھتا ہے تُو یہ فکر نہ کر کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے اس کام کی تکمیل کی انتہائیں کس طرح حاصل ہوں گی۔ تُو یاد رکھ کہ میرے نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جسے میری تائید حاصل ہے۔ اب خلافت علی منہاج النبوۃ تا قیامت قائم ہونی ہے، اس لئے تیرے بعد یہی نظام خلافت ہے جس کے ذریعہ سے میں تمام دنیا میں اپنی آخری شریعت کے قیام و استحکام کا نظام جاری کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی آپ کو اس تسلّی کے بعد آپ علیہ السلام نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (سورۃ المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (1) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا (سورۃ النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20۔ صفحہ 305.304)

پھر فرمایا:

''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو''۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20۔صفحہ305۔306)

پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہ وقت بھی آ گیا جب آپ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور ہر احمدی کا دل خوف و غم سے بھر گیا لیکن مومنین کی دعاؤں سے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے زمین و آسمان نے پھر ایک بار وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کا نظارہ دیکھا۔ وہ عظیم انقلاب جو آپ نے اپنی بعثت کے ساتھ پیدا کیا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم نظام کے ذریعہ جاری رکھا۔ آپ کی وفات پر اخبار وکیل میں مولانا ابوالکلام آزاد نے یوں رقم فرمایا:۔

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کے خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا۔......مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتدادِ زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں''۔

(اخبار ''وکیل'' امرتسر۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم۔صفحہ560)

پس اس انقلاب کا اعتراف غیروں کی زبان اور قلم سے نکلوا کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا خاص تائید یافتہ تھا لیکن غیر کی نظر اس طرف نہ گئی کہ وہ تائید یافتہ جس انقلاب کو برپا کر گیا ہے۔ اس انقلاب کو آپ کی پیروی کرنے والوں کے ذریعہ سے نعمت خلافت کے ذریعہ جاری رکھنے کا بھی اس ذوالعجائب اور قدیر ہستی کا وعدہ ہے اور اس کی تصدیق ہوتے ہوئے ایک دنیا نے حضرت مولانا نورالدین۔ خلیفۃ المسیح الاولؓ کے انتخاب خلافت کے وقت دیکھا۔ باوجود اس کے کہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ ایک منظّم جماعت کو دیکھ رہے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ خلافت کے قیام کا نظارہ دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے جماعت کو، اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت تھی ایک منظّم کوشش کے تحت توڑنے کی کوشش کی۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا ''اُذْكُرْ نِعْمَتِيْ۔ غَرَسْتُ لَکَ بِيَدِيْ رَحْمَتِيْ وَقُدْرَتِيْ''۔

ترجمہ: میری نعمت کو یاد کر۔ مَیں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے (تذکرہ صفحہ428)

پس اس وعدہ کے مطابق وہ ہمیشہ کی طرح ناکام ہوئے۔ گو کہ یہاں تک مخالفت کی شدت میں بڑھے کہ ایک اخبار نے لکھا:۔

''ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مورخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے''۔ (اخبار ''وکیل'' امرتسر13۔جون1908ء۔بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 3صفحہ205۔206)

لیکن آج تاریخ احمدیت گواہ ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کا نام لیوا تو کوئی نہیں لیکن خلافت کی برکت سے احمدیت دنیا میں پھول پھل رہی ہے اور کروڑوں اس کے نام لیوا ہیں۔

اپنی بیہودہ گوئیوں میں یہاں تک بڑھے کہ ایک اخبار ''کرزن گزٹ'' نے لکھا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنی پہلی جلسہ کی تقریر میں بیان کیا کہ:

''اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سر کٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ ہوگا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے''۔

(تاریخ احمدیت جلد 3۔صفحہ221)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہی تو کام ہے۔ خدا توفیق دے۔ بدقسمتی سے جماعت کے بعض سرکردہ بھی خلافت کے مقام کو نہ سمجھے۔ سازشیں ہوتی رہیں لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ بڑھتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق محبّوں کی جماعت بڑھتی رہی اور کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کارگر نہ ہوئی۔

پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو بعض سرکردہ انجمن کے ممبران کھل کر مخالفت پر کمربستہ ہو گئے لیکن وہ تمام سرکردہ علم کے زعم سے بھرے ہوئے، تجربہ کار پڑھے لکھے اس پچیس سالہ جوان کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور اس نے جماعت کی تنظیم، تبلیغ، تربیت، علوم و معرفتِ قرآن میں وہ مقام پیدا کیا کہ کوئی اس کے مقابل ٹھہر نہ سکا۔ جماعت پر پریشانی اور مخالفتوں کے بڑے دور آئے لیکن خلافت کی برکت سے جماعت ان میں کامیابی کے ساتھ گزرتی چلی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے باون سالہ دورِ خلافت کے حالات پڑھیں تو پتہ چلے کہ اس پسرِ جری اللہ نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

دنیائے احمدیت میں حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا فرمایا۔ حکومتوں کے ٹکرانے کے باوجود، ظالمانہ قوانین کے اجراء کے بعد تمام مسلمان فرقوں کی منظّم کوشش کے باوجود، یہ قافلہ ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا۔ پیار و محبت کے نعرے لگاتا ہوا، غریب اقوام کے غریب عوام کی خدمت کرتے ہوئے، انہیں رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

صدسالہ خلافت جوبلی کی مناسبت سے خصوصی مقالہ

تاریخ اولین وآخرین میں

27رمئی کی عجوبہ ٔروزگاراور حیرت انگیز اہمیت

ملت احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بنا

آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار

(دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت)

خلافت راشدہ

زندہ نبی کازندہ عالمی معجزہ

اسلام زندہ مذہب ہے،قرآن زندہ کتاب ہے اور خاتم النبیین ،خاتم المومنین،خاتم العارفین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ نبی ہیں جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعودومہدیٔ مسعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے تمام وہ لوگو جوزمین پر رہتے ہو!اوراے تمام وہ انسانی روحو جومشرق اورمغرب میں آبادہو!مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کواس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پرسچا مذہب صرف اسلام ہےاورسچا خدا بھی وہی خدا ہے جوقرآن نے بیان کیا ہےاور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اورمحبت سے ہم رُوح القدس اورخدا کے مکالمہ اورآسمانی نشانوں کےانعام پاتے ہیں‘‘۔(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15صفحہ 141تصنیف 1900ء)

آنحضرت ﷺ کے زندہ نبی ہونے کا ناقابل تردیدثبوت خلافتِ راشدہ بھی ہے جس کا نہایت لطیف اوروجدآفریں تذکرہ اللہ جلّشانہ نے آیت اَللّٰہُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِی زُجَاجَۃٍ ۔اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٌ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۔ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ تَمْسَسْہُ نَارٌ۔نُوْرٌعَلٰی نُوْرٌ۔یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۔وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۔(النور:36) میں فرمایا ہے۔اس آیت کا ترجمہ ’’علوم ظاہری وباطنی‘‘ کے شاہکار سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے رشحاتِ قلم سے درج ذیل کرتا ہوں۔

اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے اورزمین کا بھی ۔اس کے نور کی کیفیت یہ ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں ایک دیا پڑا ہو(اوروہ) دیا ایک شیشے کے گلوب کے نیچے ہو (اور) وہ گلوب ایسا چمکدار ہو کہ وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے (اور) وہ (چراغ) ایک ایسے برکت والے درخت (کے تیل) سے جلایا جارہا ہو کہ وہ (درخت) نہ مشرقی ہو نہ مغربی۔قریب ہے کہ اُس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئی ہوئی ہو بھڑک اٹھے ۔(یہ چراغ) بہت سے نوروں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔اللہ (تعالیٰ) اپنے نور کے لئے جن کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ (تعالیٰ) لوگوں کے لئے الوہیت،نبوت اور خلافت کا باہمی تعلق (تمام ضروری) باتیں بیان کرتا ہے اوراللہ (تعالیٰ) ہرایک چیز کوخوب جانتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عارفانہ تحقیق کے مطابق اس آیت کریمہ میں الوہیت ،نبوت اور خلافت کا ازلی ابدی تعلق بتایا گیا ہے۔فرماتے ہیں:

’’نبی کے وجود میں ظاہر ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ظہور اس دنیا میں بطورنار کے ہوتا ہے یعنی کوئی تیزنظر والا ہی اُسے دیکھ سکتا ہے۔لیکن جب وہ نبی کے ذریعہ ظاہرہوتا ہے تو پھر وہ نورہوجاتا ہے۔یعنی لیمپ کی طرح اس کی روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے۔پھرنبوت میں یہ نور آکر مکمل تو ہو جاتا ہے لیکن اس کا زمانہ پھر بھی محدود ہوتا ہے کیونکہ نبی بھی موت سے محفوظ نہیں ہوتے۔پس اس روشنی کو دُورتک پہنچانے کے لئے اور زیادہ دیرتک قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی اور تدبیر کی جاتی سواللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک ری فلیکٹر بنایا جس کا نام خلافت ہے۔جس طرح طاقچہ تین طرف سے روشنی کو روک کرصرف اس جہت میں ڈالتا ہے جدھراس کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی طرح خلفاء نبی کی قوت قدسیہ کو جواس کی جماعت میں ظاہر ہورہی ہوتی ہے ضائع ہونے سے بچاکرایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں اورتھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پرتو زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے اورتفرقہ اور شقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اوراس کا علم اور اس کا وقت خرچ نہ ہوتا۔غرض خلافت کے ذریعہ سے الٰہی نور کو جو نبوت کے ذریعہ سے مکمل ہوتا ہے ممتد اورلمبا کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو! الٰہی نوررسول کریم ﷺ کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہوگیا بلکہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے طاقچہ کے ذریعہ اس کی مدت کوسوادوسال اور بڑھا دیا گیا۔پھرحضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد وہی نور خلافت عمرؓ کے طاق کے اندررکھ دیا گیا اورساڑھے دس سال اس کی مدت کواور بڑھادیا گیا۔پھرحضرت عمرؓ کی وفات کے بعد وہی نور عثمانی طاقچہ میں رکھ دیا گیا اور بارہ سال اس کی مدت کواَور بڑھا دیا گیا۔پھرحضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد وہی نورعلوی طاقچہ میں رکھ دیا گیا اور چارسال نو ماہ اس نور کواورلمبا کردیا گیا۔گویا تیس سال الٰہی نور خلافت کے ذریعہ لمبا ہوگیا۔ پھر ناقص خلافتوں کے ذریعہ سے تو یہی نور چارسوسال تک سپین اور بغداد میں ظاہر ہوتا رہا۔غرض جس طرح ٹارچوں کے اندرری فلیکٹر ہوتا ہےاوراس کے ذریعہ بلب کی روشنی دُوردُورتک پھیل جاتی ہے یا چھوٹے چھوٹے ری فلیکٹر بعض دفعہ تھوڑا ساخم دے کر بنائے جاتے ہیں جیسے دیوارگیروں کے پیچھے ایک ٹین لگا ہوا ہوتا ہے جو دیوارگیر کا ری فلیکٹر کہلاتا ہےاورگواس کے ذریعہ روشنی اتنی تیز نہیں ہوتی جتنی ٹارچ کے ری فلیکٹر کے ذریعہ سے تیز ہوتی ہے مگر پھر بھی دیوارگیر کی روشنی اس ری فلیکٹر کی وجہ سے پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہے۔اسی طرح خلافت وہ ری فلیکٹر ہے جو نبوت اورالوہیت کے نور کو لمبا کر دیتا ہے اور اسے دُورتک پھیلا دیتا ہے‘‘۔(تفسیر کبیر سورۃ النور جلد ششم جدید ایڈیشن صفحہ320-321.نظارت اشاعت ربوہ طبع اول 3؍دسمبر 1875ء)

تاریخ وصال نبوی (26رمئی)

انیسویں صدی عیسوی کے شہرہ آفاق مصری ہیئت دان (Astronomer) محمود باشا الفلکی (ولادت1815ء۔وفات1885ء)نے’’مولد النبی وعمرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام‘‘سے متعلق فرانسیسی میں ایک محققانہ کتاب لکھی جس کواحمد زکی نے عربی جامہ پہنایا۔’الاعلام‘ جلد 7 مطبوعہ بیروت صفحہ 164۔اشاعت مئی1986ء

اس لاجواب عصری تحقیق میں تاریخ،سیرت اور حدیث کے قدیم اورمستند لٹریچر کی بنا پر روز روشن کی طرح سے ثابت کیا کہ سیدلولاک خاتم النبیین ﷺ نے یکم ربیع الاول 11ہجری مطابق 26رمئی 632ء کو انتقال فرمایا۔محمود پاشا الفلکی نے اپنی معرکہ آراء تحقیق کی بنیاد حجۃ الوداع کی نویں تاریخ پر رکھی ہے۔ یہ حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ سود کے متعلق سورۃ البقرۃ کی آیت 281 حجۃ الوداع کے تاریخی روز نازل ہوئی اورآنحضرت اس کے 81دن تک زندہ رہے جو ٹھیک یکم ربیع الاول 11ہجری کومکمل ہوتے ہیں اور گیریگورین کیلنڈر کے مطابق یہ 26رمئی 632ء کی تاریخ بنتی ہے۔(ترجمہ و شرح صحیح البخاری جلد دوم صفحہ768از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سابق پروفیسر تاریخ الادیان صلاح ایوبیہ کالج بیت المقدس اور وائس پرنسپل سلطانیہ کالج شام۔ناشر نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۔اشاعت 2006ء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ مشہور روایت کتب تفسیر (ابن جریر،ابن کثیر،بغوی) میں آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ:4) کے تحت صدیوں سے ریکارڈ ہے۔برصغیر پاک و ہند کے مشہور عالم سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی (1857ء۔1914ء) نے اپنی کتاب ’’سیرت النبیؐ حصہ دوم میں اسی تحقیق کی تائید زبردست دلائل کے ساتھ فرمائی ہے۔

مزید خوشکن انقلاب یہ ہے کہ مغربی مفکر بھی محمود فلکی پاشا کی اس تحقیق کو برملا تسلیم کررہے ہیں۔مثلاً عہد حاضر کے مشہور مستشرق ایلن بلیک وُڈ (Alan Black Wood) نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "A to Z Famous People" ۔ یہ کتاب مشاہیر عالم کے حالات پر مشتمل ہےاوراس میں سرفہرست پہلا نام شہنشاہ نبوت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جس میں فاضل مؤلف نے آنحضورؐ کی تاریخ وفات 26رمئی 632ء ہی لکھی ہے۔اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی پاکستان میں فکشن ہاؤس 18مزنگ روڈ لاہور کے زیراہتمام 1999ء میں چھپ کر منظرعام پرآ چکا ہےاورقبولیت عامہ کی سند حاصل کرچکا ہے۔

27رمئی (632ء)کو

حضرت ابوبکر کی بیعت عامہ

اگرچہ حضرت ابوبکرصدیقؓ کے انتخاب خلافت کی توثیق بنوسقیفہ کی ایک عمارت میں اسی روزمہاجرین اورانصار کے بزرگ نمائندوں نے کردی مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر کی پبلک میں بیعت عامہ اگلے روز (یعنی 27رمئی) کو مسجد نبوی میں ہوئی جیسا کہ مؤرخ اسلام حضرت عبدالملک ابن ھشام حمیری مصری (متوفی 828ء) نے مستندترین کتاب سیرت ابن ھشام کے آخر میں حضرت انس بن مالک کی روایت کی بنا پراس حقیقت کو بالکل بے نقاب کردیا ہے۔فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

جناب مولوی سعیداحمد اکبرآبادی ایم اے فاضل دیوبند پروفیسرعلی گڑھ کالج نے اپنی کتاب ’’صدیق اکبر‘‘ کے صفحہ 87 پر یہ بھی وضاحت کی ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں توچندلوگوں نے بیعت کی تھی مگر بیعت عامہ میں سب مسلمان جمع ہوئے (اشاعت جمادی الثانی 1410ھ بمطابق جنوری1990ء)۔

المختصر ربّ العرش نے اپنے آسمانی فرشتوں کی فوج سے پوری امت کو نظام خلافت پر جمع کر دیا اوراسلام میں حضرت مسیح ناصری کی وفات کے صدیقی اعلان کے بعد یہ دوسرا ابھاری اجماع ہے جس کے پیچھے خداتعالیٰ کی قدرت نمائی کے ہزاروں جلوے کارفرما نظرآتے ہیں۔

دورِآخرین میں 27رمئی کو

نظام خلافت پراجماع

خداتعالیٰ کے صفت علیم کے مظہراتم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آخرین میں بھی خلافت علیٰ امنہاج النبوۃ کی روح پرور بشارت دی۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

شارح مشکوٰۃ حضرت امام قاری علی بن سلطان محمد ہروی متوفی تخمیناً1606ء،نے اس حدیث نبوی کی نسبت پوری صراحت سے لکھا ہے کہ یہ نظام خلافت دوبارہ مسیح ومہدی کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوگا ۔اور نواب صدیق حسن خان کی تحقیق کے مطابق اولیاءامت کے کشوف اورپیش خبریوں کے مطابق آمد مہدی موعود بہرحال تیرھویں صدی کے آخرتک مقدر رہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صابری چشتی حنفی سجادہ نشین رامپور نے اپنی ’’حقیقت گلزار صابری‘‘ صفحہ 416 تا 418 میں یہ حیرت انگیز پیشگوئی کی کہ آسمانوں پر مہدی موعود کے عالمگیر اسلامی مشن کی تکمیل پر تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں اسی لئے بہادر شاہ ظفر کی ظالمانہ سلطنت کا خاتمہ کردیا گیا ہے۔اب مہدی موعود کا ظہور فرنگیوں کی غیرملکی حکومت کے دوران ہونے والا ہے ۔یہ کتاب 1304ہجری مطابق 1886-87ء

میں شائع ہوئی۔ جماعت احمدیہ کا قیام 23 مارچ 1889ء کو ہوا اور حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی موعود کے دعویٰ کی اشاعت 1891ء میں کی گئی اور ''فتح اسلام'' اور ''ازالہ اوہام'' کی انقلاب انگیز تالیفات اس کا فیصلہ کن دستاویزی ثبوت ہیں۔

20 نومبر 1905ء کو آپ کو الہام ہوا ''سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ''۔(الحکم و بدر 24 نومبر 1905ء)۔اس کی وضاحت میں آپ نے خبر دی کہ ''اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانان روئے زمین علی دین واحد پر جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے''۔(ایضاً 30 نومبر 1905ء صفحہ 2)۔ اس سال کے آخر میں حضور نے 24 نومبر 1905ء کو خدا کے حکم سے رسالہ ''الوصیت'' میں اس خوشخبری سے بڑھ کر یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے''۔

یہ عالمگیر انقلاب کس طرح رونما ہوگا اس کا جواب خدا کے تصرف خاص سے اس پیشگوئی کے تذکرہ سے قبل اپنے قلم مبارک سے بالتفصیل دیا اور بتایا کہ خدائے عزّوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات قریب ہے ۔مگر خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کے مطابق میرے جانے کے بعد قدرت ثانیہ (خلافت راشدہ) کی تجلی عظیم دکھلائے گا۔خلافت احمدیہ کا یہ سلسلہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا.......... ''مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے''۔

(الوصیت صفحہ 2،6،7 طبع اول)

چنانچہ قرآن وحدیث اور مسیح موعودؑ کی الہامی بشارتوں کے عین مطابق باوجودیکہ احمدیت کے بدترین دشمن اس پاک سلسلہ کا خاتمہ یقینی سمجھتے تھے حضرت اقدس کے وصال (26 مئی 1908ء) کے معاً بعد جماعت کا پہلا اجماع خلافت راشدہ احمدیہ پر ہی ہوا اور ہوا بھی اسلام کے دور اوّل کی طرح ٹھیک 27 مئی کو۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

خلفاء میں آنحضرتؐ کی صورت اور اسماء کی جلوہ گری

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ اور یہ رنگ ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقّق ہو جائے اور پھر اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا ان کو روحانیت کی طرح کھینچے اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لا کر آسمانی نوروں کی طرف لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم و درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے گزر چکے ہیں''۔(خطبہ الہامیہ۔عربی عبارت کا اردو ترجمہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 39-40 مطبوعہ لندن)

غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت 1078ء وفات 1166ء) کا ارشاد ہے کہ خلیفہ وقت ہی اپنے زمانہ کا قطب ہوتا ہے اور خدا اور مصطفیٰ کے نائب کی حیثیت سے باطن و ظاہر میں مسلمانوں کا امام و پیشوا بھی جس کی اطاعت عالم اسلام پر فرض و واجب ہے۔

(ملخصًا ترجمہ :'الفتح الربانی' مجلس 48)

قطب الواصلین غوث العارفین حضرت عبدالعزیز دباغ (ولادت 1679ء۔وفات 1720ء) نے اپنی کتاب الابریز کے پہلے باب میں یہ لطیف کشفی نکتہ بیان فرمایا ہے کہ جملہ انبیاء علیہم السلام ،صحابہ اور اولیاء امت کی صورتیں آنحضرتؐ کی مقدس شکل کی مظاہر اور ذات محمدی کی صورت مثالیہ ہے اور ذات محمدی کو اختیار ہے کہ جس نبی یا جس ولی کی صورت میں جلوہ گر ہوں کیونکہ سب آنحضورؐ ہی کے روحانی فرزند اور سب کی صورتیں حضور ہی کے فیضانِ جُود وکرم کا کرشمہ ہیں''۔

(الابریز صفحہ 172-173 مطبوعہ مصر ۔اشاعت 1961ء)۔(ایضاً تبریز ۔ترجمہ ابریز حصہ اول صفحہ 172-173 سے ملخصًا ۔ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی ۔مترجم مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی)

اگر کوئی محقق اس معرکۃ الآراء کشفی نکتہ کی روشنی میں اسلام و احمدیت کے قدیم وجدید تاریخی لٹریچر کا مطالعہ کرے تو وہ اس حقیقت کے آفتاب عالمتاب کی طرف کھل کر سامنے دکھلائی دینے پر حیرت زدہ رہ جائے گا کہ اولین و آخرین کے خلفاء بالواسطہ یا بلاواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور خلائق مبارک اسماء والقاب ہی کا عکس ہیں۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت علامہ الزرقانی شارح المواھب اللدنیہ للقسطلانی (المتوفی 1710ء) کی تحقیق کے مطابق امت کے اکابر اور صوفیاء بزرگوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار نام ہیں جن میں صدیق، فاروق ،غنی اور مرتضیٰ بھی ہیں جو بالواسطہ طور پر دور اوّلین کے خلفاء اربعہ کی عکاسی کرتے ہیں۔

(شرح مواھب اللدنیہ للزرقانی جلد 3 صفحہ 118 تا 178۔مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت ۔ایضا حیات سید العرب جلد 4 صفحہ 195 تا 203 تالیف حسین عبداللہ الحضرمی المکی...... مجلس شوریٰ مکہ مطبوعہ 1934ء)

جہاں تک خلافت راشدہ احمدیہ کے خلفاء خمسہ کا تعلق ہے قرآن مجید میں آنحضرتؐ کو نور قرار دیا گیا ہے ۔اسی طرح علامہ زرقانی نے محمود، حافظ اور طاہر کو اسماء نبوی میں شمار کیا ہے۔اسی طرح الفاظ حدیث نبوی کی مشہور انسائیکلوپیڈیا ''المعجم المفہرس'' (مطبوعہ لیڈن 1943ء) کی جلد 2 صفحہ 445 سے بالبداہت ثابت ہے کہ بخاری، ابوداؤد اور مسند احمد بن حنبل میں پانچ بار ''مسرور'' کا لفظ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے استعمال ہوا ہے جو خلافت راشدہ احمدیہ کے پانچویں تاجدار کا اسم گرامی ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

خلافت راشدہ احمدیہ کی عدیم المثال شان

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1937ء میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران ارشاد فرمایا کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جو کچھ کیا وہ ان کا نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا۔ ہمارا کام تو صرف یہ ہے کہ ہم آپ کا پیغام دنیا کے کونوں تک پہنچائیں۔ ورنہ اگر ہم دنیا کے ایک ایک آدمی کو مسلمان بنالیں اور دنیا کے ایک ایک آدمی کے گند کو نکال کر اُسے تقویٰ اور طہارت سے لبریز کر دیں اور دنیا کی تمام حکومتوں کا نقشہ بدل کر اسلامی حکومتیں قائم کر دیں اور انصاف اور عدل قائم کر کے تمدنی معاملات میں اس قدر تغیر پیدا کر دیں کہ تمام دنیا کے لوگ ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھنے لگیں۔ اسی طرح ہم تجارت ،زراعت اور صنعت وحرفت میں ایسی اصطلاح کر دیں کہ تمام انسانوں میں مساوات قائم ہو جائے اور سب ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگیں۔

غرض ہم سب کچھ کر دیں اور ہمارے علاقوں کی وسعت ہزاروں گُنے زیادہ ہو جائے اور ہمارے ماتحت افراد کی تعداد لاکھوں گُنے بڑھ جائے پھر بھی ہمارا کام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کے ایک ذرّہ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ پس ہمارا جس قدر کام ہے یہ ہمارا نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ہماری تمام کوششیں اپنا نام پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پھیلانے اور آپ کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہیں۔ آخر جب ہم امریکہ کے لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں تو ہم ان سے کیا کہلواتے ہیں؟ وہی کلمہ شہادت یعنی لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اسی طرح افریقہ کے لوگوں کو جب ہم مسلمان بناتے ہیں، جب ہم سماٹرا، جاوا، چین اور جاپان میں اسلام کی اشاعت کرتے ہیں تو ان لوگوں سے کیا کہلواتے ہیں؟ یہی کہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ پھر کیا یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم ہو رہی ہے یا ہماری عزت قائم ہو رہی ہے؟ ہماری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے ہمالیہ پہاڑ اور سائبان۔ سائبان ایک لگتا ہے اور کچھ مدت کے بعد اٹھ جاتا ہے۔ ایک پھٹتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا آجاتا ہے لیکن ہمالیہ پہاڑ برابر اپنی جگہ پر کھڑا ہے اور اسے کوئی شخص ہلا نہیں سکتا۔ اسی طرح خلفاء آتے اور چلے جاتے ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا خلیفہ دنیا میں آتا اور اپنا اپنا فرض سرانجام دے کر چلا جاتا ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمالیہ کی طرح اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور ایک لحہ بھی آپ پر ایسا نہیں آتا جب آپ دنیا کو اپنے فیوض نہ پہنچا رہے ہوں''۔

(خطبات محمود جلد 18 صفحہ 351-352)

ازاں بعد پورے جلال اور تمکنت کے ساتھ فرمایا:

''.......... جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے۔ وہ دنیا میں خدا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہے اور چونکہ دین ، دنیا پر مقدم ہے اس لئے گو ہم دنیوی معاملات میں حکام کی اطاعت کریں گے لیکن اگر دین کا معاملہ آئے گا تو پھر ان بادشاہوں کو ہماری اطاعت اور فرمانبرداری کرنی پڑے گی۔ آج اگر دنیا کا ایک بڑے سے بڑا بادشاہ بھی مذہب کی تحقیق کرتا ہے اور تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اسلام ہی تمام مذاہب پر فضیلت رکھتا ہے تو جب وہ اس نکتہ پر پہنچے گا اس کے لئے سوائے اس کے اور کیا چارہ ہوگا کہ وہ اسلام کے خلیفہ کے پاس آئے اور اُس کی بیعت کرے اور جب وہ خلیفۂ وقت کی بیعت کرے گا تو لازمًا وہ خلیفہ کے ماتحت ہوگا اُس سے بڑا نہیں ہوگا۔

پس دنیا کے بادشاہوں کو جو بڑائی حاصل ہے وہ اُسی وقت تک ہے جب تک احمدیت اور اسلام کی صداقت اُن پر روشن نہیں ہوتی۔ جس دن اُن پر اسلام اور احمدیت کی صداقت روشن ہوگئی اُسی دن وہی فقرے جو آج غرباء کے منہ سے سُن کر وہ ہنستے ہیں وہ خود کہنے لگ جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہی ہمارے حاکم اور آپ ہی ہمارے سرتاج ہیں۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک بادشاہ احمدی ہو اور وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے اور پھر وہ یہ کہے کہ مَیں تمہارا حاکم اور مَیں تمہارا بادشاہ ہوں۔ لازماً وہ یہی کہے گا کہ دینی میدان میں مَیں ہی غلام ہوں ،مَیں ہی شاگرد اور مَیں ہی ماتحت ہوں''۔(خطبات محمود جلد 18 صفحہ 352۔ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ 2007ء)

بادشاہت اور خلافت راشدہ احمدیہ

سیدنا مصلح موعودؓ نے 1924ء میں اپنی پُر از حقائق کتاب ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کے صفحہ 206-207 پر ببانگ دہل اعلان فرمایا:

''چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے صرف روحانی خلافت دے کر بھیجا تھا اس لئے آئندہ جہاں تک ہو سکے آپ کی خلافت اس وقت بھی جب کہ بادشاہتیں اس مذہب میں داخل ہوں گی ،سیاسیات سے بالا رہنا چاہتی ہے۔ وہ لیگ آف نیشنز کا اصلی کام سرانجام دے گی اور مختلف ممالک کے نمائندوں سے مل کر ملکی تعلقات کو درست رکھنے کی کوشش کرے گی اور خود مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ رہے گی تا کہ پچھلے زمانہ کی طرح اس کی توجہ کو سیاست ہی اپنی طرف کھینچ نہ لے اور دین و اخلاق کے اہم امور بالکل نظرانداز نہ ہو جائیں۔

جب مَیں نے کہا ''جہاں تک ہو سکے'' تو میرا یہ مطلب ہے کہ اگر عارضی طور پر کسی ملک کے لوگ کسی مشکل کے رفع کرنے کے لئے استمداد کریں تو ان کے ملک کا انتظام نیابتًا خلافت روحانی کرا سکتی ہے۔ مگر ایسے انتظام کو کم سے کم عرصہ تک محدود رکھا جانا ضروری ہوگا''۔

اصل غرض وغایت اور شاندار مستقبل

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1957ء میں

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

خطبہ جمعہ

احمدی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر ملک میں جلسے کرتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ چند دن کے لئے اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ انقلاب ہے جس کے برپا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں بھیجا۔

اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات، خیرات اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا میں شامل ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا سب سے اہم ذریعہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے

ہمیشہ یاد رکھیں ہم جو اس زمانے کے امام کو مان کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دوسروں سے بہتر ہیں تو صرف یہ دعویٰ کافی نہیں ہمیں اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنا ہوگا۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو ہر قسم کی برائیوں سے روک رہی ہوں۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو نیک عمل کرنے کی طرف آگے بڑھانے والی ہوں۔

ہر عہدیدار کے پاس کوئی بھی جماعتی کام ایک امانت ہے اسے ایمانداری سے ادا کرنا ضروری ہے۔

اگر ہم آپس میں ہی ایک نہیں ہوں گے اور بعض معاملات میں ایک دوسرے سے حسد کرتے رہیں گے تو جو ہم سے حسد کرنے والے ہیں ان کے شر سے کس طرح بچیں گے؟ پس آپس میں پیار اور محبت کا بہترین نمونہ دکھائیں

مَیں جماعتی نظام کو بھی کہتا ہوں اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہ ایسے پروگرام بنائیں جن سے اپنی جماعت کے اور اپنی تنظیم کے ہر ممبر میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے ساتھ کے ساتھ تمام ذیلی تنظیمیں انہیں اپنے اندر سموتی چلی جائیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ خلافت جوبلی جو آپ منا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان میں مضبوط ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والے ہوں گے۔ پس بہت فکر سے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔

نائیجیریا کی جماعت تو خلافت کی برکات کا براہ راست مشاہدہ کر چکی ہے آپ لوگوں کو تو بہت زیادہ اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لوگ خلافت کے انعام سے چمٹے رہے، جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار انعامات سے نوازا۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 2 رمئی 2008ء بمطابق 2 ر ہجرت 1387 ہجری شمسی بمقام ابوجہ (نائیجیریا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 58واں جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ہم پر یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں جب دنیا کی اکثریت خدا تعالیٰ کو بھول بیٹھی ہے احمدی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر ملک میں جلسے کرتے ہیں اور سال میں ایک دفعہ چند دن کے لئے اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ انقلاب ہے جس کے برپا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں بھیجا۔ اگر ہم اپنے اندر یہ انقلاب لانے والے نہیں، اگر ہم آج اس مقصد کے لئے جمع نہیں ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں فرمایا ہے تو پھر اس جلسے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپؑ نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا کہ مجھے کوئی شوق نہیں کہ میلے کا ماحول پیدا کروں اور لوگوں کو جمع کر کے دنیا کو اپنی طاقت بتاؤں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ سوچ اور خیال ایسے ہیں جن سے مجھے کراہت آتی ہے۔ پھر آپؑ نے یہ بھی فرمایا یہاں جلسے پر تقریریں ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے مقرر تقریریں کرتے ہیں۔ بڑی علمی باتیں ہوتی ہیں۔ لوگ یہ باتیں سن کر مقررین کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان تقریروں اور مقررین کی ان اعلیٰ علمی باتوں کا کیا فائدہ؟ اگر جماعت کے دلوں پر اس کا اثر نہ ہو۔

پس ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں، اس لئے آج یہاں جمع ہیں کہ جو باتیں ہم سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جس معیار پر آنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں اور وہ معیار ہم حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہم پر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کرنے کے لئے بھی ایک مجاہدے کی ضرورت ہے، ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ ایسی کوشش کہ جب اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اپنے بندے کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اپنے بندے کی کوشش کو قبول فرماتا ہے۔ اسے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اس سے ایسے کام کرواتا ہے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ ’’اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات، خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا ہے اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے

واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں، وہ سب بجالاؤ‘‘۔ (بدر جلد1 نمبر 34 مورخہ 8 نومبر 1905 صفحہ4-3)

پس یہ کام ہے جو بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی مسلمان کو کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ جلسہ بھی ان طریقوں میں سے، ان ذریعوں میں سے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے اور پاک تبدیلی پیدا کرنے والے ذریعے ہیں، ایک ذریعہ ہے۔

ہمارا آج یہاں جمع ہونا اور بڑی تعداد میں جمع ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد مجاہدہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان تین دنوں میں اس مقصد کے حصول کے لئے ہر احمدی خاص طور پر کوشش کرے تبھی یہاں جمع ہونے کے مقصد کو پورا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا سب سے اہم ذریعہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب فرمایا کہ اپنے نفس کی تبدیلی کے لئے کوشش کرو تو سب سے پہلے نماز کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ’’نماز میں دعائیں مانگو‘‘۔ کیونکہ جب انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیک خواہشات کو قبول فرماتے ہوئے اس میں پاک تبدیلیاں پیدا فرماتا ہے۔ لغو اور غلط کاموں سے انسان بچتا ہے۔ نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اس بارے میں خود اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (العنکبوت:46) یعنی نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ لیکن کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ماحول میں دیکھتے ہیں کہ بظاہر بڑے نماز پڑھنے والے لوگ، ایسے لوگ جو حج بھی کر آتے ہیں، ان کے جب دوسرے اعمال دیکھو، ان کے جب دوسرے اخلاق دیکھو تو بعض دفعہ ایک لامذہب ان سے زیادہ اخلاق والا نظر آتا ہے۔ یہاں بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ نماز نے تو بظاہر کوئی نیکی پیدا نہیں کی پھر نمازیں پڑھنے کا کیا فائدہ؟ تو یہاں یہ سمجھنا چاہئے کہ نماز کا قصور نہیں بلکہ ان نمازیوں کا قصور ہے جو نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز برائیوں سے روکتی ہے تو اس سے پہلے فرمایا کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کہ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ جب نمازیں اپنی شرائط کے ساتھ ادا کی جائیں گی تو پھر بے حیائیوں اور بری باتوں سے روکیں گی۔ نماز کی بہت سی شرائط ہیں۔ وضو کرنا، پاک صاف ہونا، مردوں کے لئے مسجد میں آ کر نماز پڑھنا، خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونا۔ آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں ایک انتہائی اہم بات کی طرف توجہ دلائی اور وہ یہ کہ جب تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو یہ خیال ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم اتنا ہو کہ یہ خیال رہے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے جو میرے دل اور دماغ کے اندرونے حصے تک، گہرائی تک واقف ہے۔ کوئی خیال میرے دل میں نہیں آتا لیکن میرا خدا اس سے پہلے اس خیال کا علم رکھتا ہے۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جس کو کبھی دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس خدا کو پتہ ہے کہ کون سی نماز خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی خاطر اور اپنے نفسوں کو پاک کرنے کے لئے پڑھی جا رہی ہے اور کون سی نماز صرف دکھاوے کی خاطر پڑھی جا رہی ہے۔ پس جو نمازیں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر پڑھی جائیں وہی مقبول نمازیں ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو دلوں کی صفائی کرتی ہیں۔ وہی ایسی نمازیں ہیں جو بے حیائیوں سے روکتی ہیں۔ پس احمدی جب نماز پڑھے تو ایسی نماز کی تلاش کرے۔ ورنہ بظاہر چاہے جتنا بڑا کوئی نیک آدمی نظر آتا ہو اگر اس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے خوف کو لئے ہوئے نہیں تو اس کی نمازیں بھی خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ بلکہ اس کے ظاہری عمل اور قول اور اس کے دل کی اندرونی حالت میں اختلاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسی نمازیں پڑھنے والوں کی نمازیں بجائے اصلاح کے ان کے لئے ہلاکت کا ذریعہ بنا دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ (الماعون:5) پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ کون سے نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے؟ فرمایا اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ (الماعون:5) جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں۔ بظاہر تو نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں لیکن دل دنیا داری میں لگے ہوتے ہیں۔ بظاہر تو حج بھی کئے ہوتے ہیں لیکن یہ نمازیں اور حج ان میں پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے۔ وہ اپنی عملی زندگی میں بھول جاتے ہیں کہ خدا انہیں صرف نمازوں ہی میں نہیں دیکھ رہا بلکہ عام زندگی میں بھی خدا تعالیٰ انسان کی زندگی کے ہر قول اور فعل کا علم رکھنے والا ہے۔ پس نمازوں کی مقبولیت کے لئے اپنے ہر فعل کو درست کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے دل کی اندرونی حالت اور تمہارے عمل ایک جیسے نہیں تو ان لوگوں میں شامل ہو گے، ان کے زمرے میں آؤ گے جو اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ (الماعون:6) یعنی وہ جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں اور دکھاوے سے کام لینے والوں کی نمازیں جن کے دل حقیقت سے غافل ہوں ان کی نمازیں برائیوں سے روکنے کی بجائے ان کے لئے ہلاکت کا سامان بن جاتی ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں ہم جو اس زمانے کے امام کو مان کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دوسروں سے بہتر ہیں تو صرف یہ دعویٰ کافی نہیں۔ ہمیں اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنا ہو گا۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو ہر قسم کی برائیوں سے روک رہی ہوں۔ وہ نمازیں پڑھنی ہوں گی جو نیک عمل کرنے کی طرف آگے بڑھانے والی ہوں۔ اگر ہمارا نمازیں پڑھنا ہماری زندگیوں میں انقلاب نہیں لا رہا تو بڑے فکر کی ضرورت ہے۔

پس ایک احمدی مسلمان مومن کا فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ اپنی نمازوں کو اپنے اندر دوسری اخلاقی تبدیلیوں کا پیمانہ بنائیں۔ یا اپنے اعلیٰ اخلاق کو اپنی نمازوں کی قبولیت کا پیمانہ سمجھیں۔ اگر ہمارے اخلاق اعلیٰ نہیں ہو رہے، اگر ہم اس زمانے کی بُرائیوں سے بچنے کی کوشش نہیں کر رہے تو ہم مجاہدہ نہیں کر رہے، ہم اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کر رہے۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے جو مجاہدہ کرنا ہے اس میں سب سے پہلے خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت اور نمازوں کی ادائیگی ہے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ ہے۔ پھر اپنی توفیق کے مطابق صدقہ و خیرات کرنا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ و خیرات بھی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ آج اس زمانے میں دنیا داری، اخلاقی گراوٹ، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت سے غافل رہنا ان سے بڑی اور کون سی بلا ہو گی جو ہماری زندگیوں کو تباہ کر رہی ہے۔ پس جس کو جتنی توفیق ہے صدقہ و خیرات کرے اور دکھاوے کے لئے نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیا جائے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کے مطابق انسان سے سلوک کرتا ہے اور جو عمل نیک نیت سے ہو وہ یقیناً پاک تبدیلیوں میں بڑھاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نفس کی تبدیلی کے لئے ہر قسم کے حیلے اور کوشش کی ضرورت ہے۔ ان تمام قسم کے اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے جن کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے نرمی اور حسن اخلاق سے بات کرو اور حسن اخلاق کا سلوک کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی امانتوں کی حفاظت کرو۔ ہر عہدیدار کے پاس کوئی بھی جماعتی کام ایک امانت ہے اسے ایمانداری سے ادا کرنا ضروری ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ کی پسند سے باہر نکل جائے نہ اس کا دین رہتا ہے اور نہ اس کی دنیا رہتی ہے۔ بعض دفعہ انسان عارضی نفسانی خواہشات کی خاطر امانت کا حق ادا نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ سکتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے انسانوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ پس ہمیشہ ایک احمدی کو اپنی امانت کا حق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں۔

پھر عہد کو پورا کرنا ہے۔ ہر احمدی کا ایک عہد ہے اس نے نئے سرے سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی عبادتوں کا بھی حق ادا کرے گا اور دوسرے تمام احکامات جو خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں ان پر بھی عمل کرے گا۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہم کرتے ہیں عبادت بن جاتا ہے۔ پس کسی حکم کو بھی چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔

پھر ایک اعلیٰ خُلق اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ سچائی پر قائم ہو جاؤ۔ ایسی سچائی ہو، ایسی بات کرو جو قول سدید ہو، ایسی بات ہو جس میں کوئی پیچ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایسی بات کرو جو واضح نہ ہو۔ صاف ستھری بات کرو۔ ایسی بات نہ ہو جس کی تاویلیں کرنی پڑیں۔

پھر فرمایا ایک حکم یہ ہے کہ حسد کرنے سے بچو۔ کیونکہ حسد بھی ایک انسان کو اندر ہی اندر جلا دیتی ہے۔ پھر حسد کی وجہ سے وہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ ایک مومن کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ حسد کرے۔ خود بھی حسد سے بچو اور حسد سے بچنے کی دعا بھی کرو۔ فی زمانہ ہمارے کتنے ہی حاسد ہیں جو جماعتی ترقی کو دیکھ نہیں سکتے، بظاہر اوپر سے میٹھے ہیں لیکن اندر سے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم آپس میں ہی ایک نہیں ہوں گے اور بعض معاملات میں ایک دوسرے سے حسد کرتے رہیں گے تو جو ہم سے حسد کرنے والے ہیں ان کے شر سے کس طرح بچیں گے؟ پس آپس میں پیار اور محبت کا بہترین نمونہ دکھائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے کہ لغویات سے بچو۔ کیونکہ اس زمانے میں بھی بہت سی ایسی لغویات ہیں جو شیطان کی گود میں پھینک دیتی ہیں۔ بہرحال یہ ایک لمبی فہرست ہے اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں بتائی ہے۔ میں جماعتی نظام کو بھی کہتا ہوں اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہ ایسے پروگرام بنائیں جن سے اعلیٰ اخلاق اپنی جماعت کے، اپنی تنظیم کے ہر ممبر میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پرانے احمدیوں کے بھی اخلاق کے معیار بلند کریں اور نومبائعین کے اندر بھی اخلاق پیدا کریں۔ نومبائعین کو سنبھالنے کے لئے ساتھ کے ساتھ تمام ذیلی تنظیمیں انہیں اپنے اندر سموتی چلی جائیں۔

آئندہ انشاء اللہ دو تقریروں میں کچھ بنیادی اخلاق پر مزید روشنی ڈالوں گا کیونکہ اب تو وقت کافی زیادہ ہو گیا ہے۔ آپ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں ان باتوں کو غور سے سنیں اور سمجھیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ خلافت جوبلی جو آپ منا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان میں مضبوط ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والے ہوں گے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے وعدے کو ان لوگوں کے لئے مخصوص فرمایا ہے جو نیک اعمال کے ساتھ عبادت کرنے والے ہوں گے۔ پس بہت فکر سے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔

نائیجیریا کی جماعت تو خلافت کی برکات کا براہ راست مشاہدہ کر چکی ہے۔ آپ لوگوں کو تو بہت زیادہ اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو لوگ یہاں مساجد سمیت خلافت سے علیحدہ ہو گئے تھے آج ان کی کیا حیثیت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو لوگ خلافت کے انعام سے چمٹے رہے، جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار انعامات سے نوازا۔ آج ہر شہر میں آپ جماعت کی ترقی کے نظارے دیکھتے ہیں۔ آج آپ کی یہاں ہزاروں میں موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ خلافت کے ساتھ ہی برکت ہے۔ پس ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس انعام سے فیضیاب ہوتے رہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ہم نے اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے تعلق کو اس زندہ اور ہمیشہ رہنے والے خدا سے نہ جوڑا تو ہمارا ماننا بے معنی ہے۔

اسلام کی فتح طاقت سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے۔ اس کے لئے آپ کو سب سے پہلے اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہوگا کہ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کریں۔

خدا سے تعلق عبادت کے ذریعہ جوڑنے کے ساتھ خدا یہ بھی فرماتا ہے کہ مالی قربانی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں جماعت گھانا بڑی تیزی سے آگے قدم بڑھا رہی ہے۔

(باغ احمد گھانامیں خطبہ جمعہ)

نماز جمعہ میں قریباً 80 ہزار افراد کی شمولیت۔ خلافت سے عشق و محبت کے ناقابل فراموش مناظر۔
آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو اور مالی سے آنے والے چار ہزار سے زائد افراد مرد وزن کی حضور انور سے ملاقات

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں گھانا کے نائب صدر مملکت کی شمولیت اور گھانا کی ترقی میں جماعتی کردار پر خراج تحسین

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم، اعلیٰ کارکردگی والے احباب کو سندات امتیاز کی تقسیم۔

سو سال خلافت پر گزر جانا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر اچھی اور نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ وقت ہے کہ آپ لوگوں کو دکھلا دیں کہ آپ عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ گھانا کے لیڈروں اور عوام کو بیش قیمت نصائح اور محبت بھری دعائیں۔ (جلسہ سالانہ گھانا سے اختتامی خطاب)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18/اپریل 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کے لئے تشریف لائے۔

خلافت سے عشق و محبت کے ناقابل فراموش مناظر

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور واپس تشریف لے جانے لگے تو چالیس پچاس ہزار سے زائد لوگ جنہوں نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی تھی راستہ کے دونوں جانب کھڑے ہوگئے۔ حضور انور کی گاڑی نہایت آہستہ آہستہ ان کے درمیان سے چلتی ہوئی گزر رہی تھی۔ ان لوگوں کا جوش ایمان اور جذبہ قابل دید تھا۔ ان کے والہانہ، پُرجوش نعرے تھمتے نہیں تھے۔ خواتین اپنے رومال ہلاتی ہوئی اور خوشی سے جھومتی ہوئی ان نعروں کا جواب دیتی تھیں اور والہانہ انداز میں خود بھی نعرے بلند کرتی تھیں۔ حضور انور مسلسل دونوں طرف اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ صبح ہو، دوپہر ہو یا شام ہو حضور انور کے یہ عشاق کوئی بھی لمحہ دیدار کا نہیں جانے دیتے۔ حضور انور کے قرب کے لئے اس طرح دوڑتے اور لپکتے ہیں کہ ان کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ عشق و محبت کی ایسی داستانیں ہیں کہ ان کو الفاظ میں رقم نہیں کیا جا سکتا۔

جب حضور انور کی گاڑی رہائشگاہ کے بیرونی گیٹ پر پہنچی تو وہاں افریقن بچیوں کو کھڑے اور اُردو زبان میں نظمیں پڑھتے ہوئے پایا۔ حضور انور وہیں گاڑی سے نیچے اتر آئے اور ان کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔ او ربعض ایسے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے جنہوں نے اس سے قبل قلم حاصل نہیں کئے تھے۔ دس منٹ کے قیام کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ غانا کی سرزمین سے آج کا خطبہ جمعہ MTA پر Live جا رہا تھا۔ ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ کا آغاز فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کل جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں مَیں نے عبادت کی طرف توجہ دلائی تھی اور عبادت کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو روزانہ پانچ نمازوں کی ادائیگی بتایا ہے اور اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ حکم فرمایا ہے بلکہ قرآن کریم نے آغاز میں ہی بتا دیا کہ متقی کی نشانی یہ ہے کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں اور نماز کا حق ادا کرتے ہیں۔ نماز کا حق یہ ہے کہ اس کے مقررہ اوقات میں ادا کی جائے۔ جہاں مسجد یا نماز سنٹر ہیں وہاں جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ کسی دنیاوی کام کرنے کے حرج کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ عورتیں جن کو کوئی شرعی عذر نہ ہو وہ نماز ادا کریں۔ پس نماز ایک انتہائی بنیادی رکن ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پس اس مغز کو حاصل کرنا ایک مومن کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ ان جلسے کے دنوں میں مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے نمازوں کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے اور عورتیں، بچے، بچیاں سب نماز کے لئے بڑی تعداد میں آ رہے ہوتے ہیں۔ یہ عادت جو آپ کو اس ٹریننگ کیمپ میں پڑ رہی ہے اس کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ جب آپ گھروں کو واپس جائیں تو وہ سب کچھ بھول جائیں جو آپ نے یہاں سیکھا تھا اور جو نمازوں کی طرف توجہ دی تھی۔ گھریلو ماحول میں اپنی تجارتوں میں یا کھیل کود میں مصروف ہو کر اپنی پیدائش کے اس مقصد کو بھول نہ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا جیسا کہ کل مَیں نے بتایا ہے کہ انسان کے اس دنیا میں آنے کا یہی مقصد قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی بعثت کا ایک بہت بڑا مقصد یہی بیان فرمایا ہے کہ بندے اور خدا میں تعلق قائم کیا جائے۔ پس ہر احمدی باقاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہو۔ اور ہونا چاہئے اور نمازیں ایک فرض سمجھ کر ادا کی جائیں۔ اس کے بغیر زندگی بیکار ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پوری دنیا کو احمدیت کی آغوش میں لے آئیں گے۔ ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا ہے۔ احمدیت اصل میں قرآن کریم کے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی حکومت دلوں میں قائم کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں پر اس وقت قائم ہوتی ہے جب خدا کی ذات کو ہر زمینی اور آسمانی چیز سے بالا سمجھا جائے اور اس کی ہستی کو سب چیزوں سے بالا سمجھتے ہوئے حقیقی رنگ میں اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت کی جائے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد ہم نے اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے تعلق کو اس زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے خدا سے نہ جوڑا تو ہمارا ماننا بے معنی ہے۔ ہماری یہ بات غلط ہوگی کہ ہم اپنی تبلیغ کو ہر شخص تک پہنچا کر اس کو خدا کے قریب لے کر آئیں گے۔

اس زمانہ میں مسیح موعودؑ کے آنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اس لئے کہ دنیا خدا کو بھلا بیٹھی تھی۔ آپ دیکھیں کہ دنیا میں کئی سو ملین مسلمان ہیں ان میں سے کئی مسلمان ممالک ایسے ہیں جو تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ بے شمار دولت ان کے پاس ہے لیکن وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم نے دنیا کو خدا کے حضور جھکانا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ ایک خونی اور تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے والے مسیح کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ کبھی بھی نہیں آئے گا۔

لیکن آپ ایک چھوٹی سی جماعت ہیں لیکن آپ کا یہ عہد اور ارادہ ہے کہ اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں گے۔ یہاں افریقہ کے مختلف ملکوں کی نمائندگی ہے۔ بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گنی کوناکری، گیمبیا اور کانگو وغیرہ ہے۔ ہر ملک میں جماعت کو ایسی تعداد اور طاقت نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ اتنی تعداد اور وسائل رکھتے ہیں کہ ہم دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑ سکیں۔ ہاں ہمارے ساتھ جو طاقت ہے وہ خدا کی طاقت ہے۔ اس کی

مدد ہمارے ساتھ ہے۔ جو زمین و آسمان کا ملک ہے۔ جس نے تمام انبیاء کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی آنحضرت ﷺ کی غلامی میں بھیجا ہے جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے حسن سے آشنا ہو اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والی بنے تو ہم احمدی جب اتنے بڑے دعوے کے ساتھ کھڑے ہو گئے ہیں تو ہمارا پہلا فرض یہ بنتا ہے کہ خدا کے سامنے کھڑے ہوں۔ اس سے دعائیں کریں اور دعا کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ نمازیں ہیں اور یہ نمازیں اور دعائیں ہیں جو ہمیں کامیابی سے ہمکنار کریں گی۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہمارے پاس دنیاوی لحاظ سے کوئی ایسی طاقت نہیں جس سے ہم کہہ سکیں کہ ہم دنیا کو فتح کر لیں گے۔ اور نہ کبھی دین، دنیا میں زور اور طاقت سے پھیلا ہے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نعوذ باللہ تلوار سے پھیلا ہے جو کہ بالکل غلط اور جھوٹا الزام ہے۔ کونسی دنیاوی طاقت تھی جنگ اُحد میں، جنگ بدر میں، جنگ احزاب میں جس نے مدد کی۔ نہ لڑنے کا سامان تھا نہ کھانے کا سامان تھا۔ آنحضرت ﷺ کی دعائیں تھی جن کو خدا نے قبول فرمایا اور فتح عطا فرمائی۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کی وجہ سے صحابہ کا خدا سے تعلق تھا جس نے ان کے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ پس یہ اس فانی فی اللہ کی دعائیں تھیں جس نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ یہ اُسوہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا کہ اسلام کی فتح طاقت سے نہیں بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے طاقت سے ملک تو فتح ہو جاتے ہیں دل نہیں فتح کئے جاتے۔ پس آپؐ نے اپنے ہم قوم کے دل جیتنے ہیں تا کہ انہیں خدا کے حضور پیش کر سکیں اور اس کے لئے آپ کو سب سے پہلے اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہو گا کہ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سال جس میں جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہی ہے، یہ جوبلی کیا ہے؟ کیا صرف اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم جوبلی کا جلسہ کر رہے ہیں یا ذیلی تنظیموں کے پروگرام بنائے ہیں یا ہم نے سووینیئر نکالے ہیں یہ تو چھوٹا سا اظہار ہے۔ اصل مقصد ہم تب حاصل کریں گے جب ہم یہ عہد کریں کہ اس نعمت پر جو خلافت کی شکل میں خدا نے ہم پر اُتاری ہے ہم شکرانہ کے طور پر عبادت میں بڑھیں گے، اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت پہلے سے بڑھ کر زیادہ کریں گے۔ اور یہی شکرانِ نعمت خدا کے فضلوں کو مزید بڑھانے والا ہو گا۔ قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے اس سے اگلی آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (النور:57) پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس مَیں جو اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی عورت، بچہ نمازوں پر توجہ دے اس لئے کہ جو انعام آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ سلسلہ خلافت کا ہمیشہ رہنے والا ہے۔ لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا سے زندہ تعلق اپنی عبادتوں کی وجہ سے جوڑیں گے۔

پھر یہ آیت جو مَیں نے پڑھی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز قائم کرنے اور خدا سے تعلق عبادت کے ذریعہ جوڑنے کے ساتھ خدا یہ بھی فرماتا ہے کہ مالی قربانی بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں جماعت گھانا بڑی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ یاددہانی کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ جب بھی یاددہانی کروائی گئی خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ لیکن نوجوانوں اور نئے آنے والے نومبائعین کی تربیت کے لئے بتانا چاہئے کہ جماعت میں مالی قربانی کا نظام نفس کی اصلاح کے لئے ہے۔ خدا کی خاطر وہی مالی قربانی دے سکتا ہے جس کو خدا کی ذات پر یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نیکی، اس کا کوئی عمل جو خدا کی رضا کے لئے کیا جائے خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

حضور نے فرمایا: مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ کو بھی کرنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جماعت گھانا کو مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ بعض مخلص اور صاحب حیثیت احمدیوں نے بڑی بڑی مساجد تعمیر کی ہیں۔ ایک دنیادار کو جب اس کے پاس دولت آ جائے تو مکان بنانے پر اور دنیا کے کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ لیکن آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قادیان سے ہزاروں میل دور رہتے ہوئے ایسے مخلصین عطا کئے ہیں جن کے دلوں کو خدا نے مالی قربانی کرنے کے لئے کھولا ہے۔ پس نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی اور نوجوان بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ مالی قربانی خدا کے حکم میں سے ایک حکم ہے اور خلافت کے انعام کے ساتھ خدا نے اسے خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے رحم کے مستحق بن سکو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ پاک معاشرہ کے قیام کے لئے عبادت کے بعد ان تمام باتوں پر عمل کرو جو مَیں نے قرآن کریم میں بیان کی ہیں۔ پھر اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ میں یہ بات بھی ہے کہ جو مسیح ومہدی آنے والا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے والا ہو گا۔ وہ حَکَم و عدَل ہو گا۔ جن باتوں کا وہ حکم دے گا وہ عدل پر قائم کرتے ہوئے دے گا۔ اس کا ہر حکم حکمت سے پُر ہو گا۔ اس لئے اس کی باتوں کو سرسری نظر سے نہ دیکھنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے شادی کریں تا کہ احمدی نسل قائم رہے۔ اگر باپ احمدی نہیں ہے تو چونکہ باپ کا اثر زیادہ ہوتا ہے تو باوجود ماں کے احمدی ہونے کے بچہ احمدی نہیں رہتا بلکہ بعض دفعہ دونوں کے مختلف مذہب ہونے کی وجہ سے بچہ مذہب سے دور چلا جاتا ہے۔ اسی طرح احمدی لڑکوں کو چاہئے کہ احمدی لڑکیوں سے شادی کریں۔ غیروں سے شادی کر کے احمدی لڑکیوں کو محروم کرتے ہیں۔ پس اگر آپ نے اس مقام پر اپنے بچوں کو قائم رکھنا ہے جو خدا نے آپ کو دیا ہے تو پھر اپنی پسند نہ دیکھیں بلکہ دین دیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے کئی لڑکیاں خط لکھتی ہیں یہاں سے بھی اور دوسرے ملکوں سے بھی کہ گو کہ ہماری پسند کا رشتہ غیروں میں ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ مَیں اس سے شادی کر سکتی ہوں یا نہیں۔ ان بچیوں کا پوچھنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہمیں دین اپنی پسند سے زیادہ پیارا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں جب تک آپ اس بات کو پلّے باندھے رکھیں گی کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اس وقت تک آپ فیض پاتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی وارث بنتی رہیں گی۔

پس خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ خدا کی رضا کو سب سے زیادہ مقدم رکھے گا۔ اس کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے کی کوشش کرے گا۔

ضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے‘‘۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہو گا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا‘‘۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے۔ اپنے فضلوں سے ہمیں نوازتا رہے اور ہم ہمیشہ اس کے انعاموں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ آمین

دو بج کر 25 منٹ پر خطبہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس خطبہ جمعہ کا گھانا کی قومی زبان ’چوئی‘ (Tui) میں اور بورکینا فاسو، مالی اور آئیوری کوسٹ سے آنے والے چار ہزار سے زائد افراد کے لئے فرنچ زبان میں ساتھ ساتھ رواں ترجمہ ہوا۔ چوئی زبان میں ترجمہ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کیا جبکہ فرنچ زبان میں ترجمہ عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ اور عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ آج حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی تعداد اَسّی ہزار (80,000) سے تجاوز کر رہی تھی۔ مرد و زن بچے بوڑھے سبھی سفید لباس میں ملبوس تھے۔ جہاں تک نظر اٹھتی تھی لوگ ہی لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک ہجوم تھا، جم غفیر تھا جو نظر کی حد کو بھی پھلانگ گیا تھا۔

دیدار محبوب کے لئے

بیتاب عشاقانِ خلافت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور واپس روانہ ہونے لگے تو راستہ کے دونوں طرف دیوانہ وار یہ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ لوگ مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ خواتین سفید رومال ہلا کر اپنی عقیدت اور فدائیت کا اظہار کر رہی تھیں۔ اس جوش، جذبہ اور ولولہ کے ساتھ نعرے لگائے جا رہے تھے کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ خواتین اور بچیوں میں تو اس قدر جوش تھا کہ ان کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ ہر ایک اسی راہ پر قدم رکھنے کے لئے بیتاب تھا جہاں حضور انور کی گاڑی گزر رہی تھی۔ ایک تلاطم برپا تھا۔ عشق و محبت کا سمندر جو ان کے سینوں میں موجزن تھا لہروں کی صورت میں باہر آ رہا تھا اور ہر ایک ان لہروں میں بہہ رہا تھا۔ کسی کو کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ ہر ایک کوشش کر رہا تھا کہ اُسے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ نصیب ہو جائے۔ حضور انور کی گاڑی بار بار کچھ دیر کے لئے کھڑی ہو جاتی۔ انتہائی آہستہ رفتار سے چل رہی تھی۔ ڈیڑھ فرلانگ کا یہ فاصلہ قریباً 25 منٹ میں طے ہوا۔ حضور انور مسلسل اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ ہزارہا دلوں میں عشق و محبت کی لازوال داستانیں رقم کرتے ہوئے یہ لمحات اپنے اختتام کو پہنچے اور حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو اور مالی سے آنے والے وفود سے ملاقات

پروگرام کے مطابق شام پانچ بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج آئیوری کوسٹ اور بورکینا فاسو اور مالی سے آنے والے چار ہزار سے زائد افراد مرد و زن نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین بھی قطار در قطار حضور انور کے سامنے سے گزرتی رہیں اور سلام عرض کرتیں۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات کے بعد لوگوں کے تأثرات

یہ سبھی لوگ بڑے لمبے اور تکلیف دہ سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے پہنچے تھے ان میں سے ہر ایک حضور انور سے ملنے کے لئے بیتاب تھا۔

✿ ...... سوادا گوسالف صاحب صدر جماعت وایوگیا حضور انور سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ اپنے منہ اور بازوؤں پر ملنے لگے اور کہتے جاتے کہ روحانیت لے لی ہے۔

✿ ...... ڈوری کے ایک صاحب کہنے لگے کہ سارے سفر کی تکلیف دور ہو گئی ہے اور ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ ہم تو برکات لینے آئے تھے اور برکات ہمیں مل گئی ہیں۔

✿ ...... حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے بعد ایک صاحب کہتے جاتے تھے کہ نور ہی نور ہے۔ آج مجھے بہت مزا آیا ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں۔

✿ ...... ایک ڈرائیور جو کہ بورکینا فاسو سے آئے تھے۔ حضور انور سے مصافحہ کے بعد کہنے لگے کہ دو دن تک کسی سے ہاتھ نہیں ملاؤں گا تا کہ برکت دور نہ ہو جائے۔

✿ ...... سویا گاؤں کے ھمیا بکری صاحب

کہنے لگے کہ آج حضور انور سے مل کر میری زندگی کا مشن مکمل ہوگیا ہے۔ اب مجھے کسی چیز کی خواہش نہیں رہی۔ جو مجھے ملنا تھا مل گیا ہے۔

✿...... آئیوری کوسٹ کے ایک دوست کہنے لگے کہ حضور انور سے ملاقات کے بعد میری اصلاح ہوگئی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیسے ہوئی ہے؟ تو کہنے لگے کہ جب بھی مَیں کوئی بُرا کام کرنے لگوں گا تو خیال آئے گا کہ میرے ہاتھ کو حضور انور نے چھُوا ہوا ہے اور بُرے کام سے رُک جاؤں گا۔

✿...... بورکینا فاسو کے ایک دوست عیسیٰ سیاماں صاحب نے کہا کہ مَیں نے 2005ء میں بیعت کی تھی۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ مَیں کیا ہوں اور کتنا خوش قسمت ہوں اور مَیں نے کیا پایا ہے۔ اپنی خوشی کا اظہار نہیں کرسکتا۔

✿...... ایک دوست نے جلسہ سالانہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اپنی زندگی میں حج کے بعد یہ سب سے بڑا مجمع دیکھا ہے۔

ہر کوئی ملاقات کرنے کے بعد اپنے دامن میں برکتیں سمیٹتا ہوا نکلتا تھا۔ حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرنے کے بعد لوگ اپنے ہاتھ اپنے چہروں پر اور اپنے سینوں پر پھیرتے تھے اور ان کے جذبات اور ان کی آنکھوں کی چمک اور بعض کی آنکھوں میں آ جانے والے آنسو اُس محبت اور فدائیت کی غمّازی کرتے تھے جو ان کو اپنے پیارے آقا کے ساتھ ہے۔

آج کا دن اہل آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو اور مالی (Mali) کے لئے ایسا مبارک دن تھا جو ان کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کیا گیا۔ ان کی کایا پلٹ گئی۔ ان کے سینے برکتوں سے بھر گئے ہیں اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کے یہ لمحات ان کی زندگیوں کا قیمتی سرمایہ بن گئے۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہ عشاق ایک بار پھر راستہ کے دونوں طرف آ کھڑے ہوئے اور رات کے اندھیرے میں جلنے والے بجلی کے قمقموں کی دھیمی دھیمی روشنی میں نعرے بلند کرتے ہوئے اور عشق و محبت کے نغمے الاپتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور کی گاڑی ان کے درمیان آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور یہ لوگ حضور انور کو دیکھتے ہوئے برکتیں بھی لوٹ رہے تھے اور حضور انور کی اپنے عشاق پر نظر ان کی زندگیاں بھی سنوار رہی تھی۔ یہ کیسے بابرکت لمحات تھے جو ان کی دین و دنیا دونوں ہی سنوار گئے۔

جب حضور انور کی گاڑی رہائشگاہ پہنچی تو آج پھر افریقن بچیاں نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ لیکن یہ کماسی (Kumasi) سے نہیں بلکہ اکرا (Accra) سے آئی تھیں۔ حضور انور ان کے قریب پہنچ کر گاڑی سے اتر آئے اور ان کے پاس کھڑے رہے اور نظمیں سنتے رہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

19/اپریل 2008ء بروز ہفتہ:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کے لئے تشریف لائے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک بار پھر حضور انور کے عشاق اور جانثاروں کا ایک جم غفیر اس راستہ کے دونوں اطراف اکٹھا ہونا شروع ہوگیا جہاں سے حضور انور کی گاڑی نے گزرنا تھا۔ اس قدر ہجوم تھا کہ پاؤں رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ راستہ کے دائیں اور بائیں تا حد نگاہ لوگ ہی لوگ تھے اور صبح کے اندھیرے میں اللہ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ خواتین نے اپنے بچوں کو اوپر اٹھایا ہوا تھا اور اس بات کے لئے تڑپ رہی تھیں کہ حضور انور کی نظر ان بچوں پر پڑ جائے اور ان کے بچے بھی برکتوں سے حصہ لیں۔ کم عمر بچے اور بچیاں دوسروں کے کندھوں کا سہارا لئے اپنے سروں کو اوپر اٹھا کر پیارے آقا کا دیدار کر رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کی پیاری نگاہیں ان کے دلوں کو تسکین عطا کر رہی تھیں۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چلتی رہی اور حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور انفرادی و فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں سیرالیون، گنی کوناکری، بورکینا فاسو، مالی، گیمبیا، گنی بساؤ، زیمبیا، تنزانیہ، یوگنڈا، کانگو کنشاسا، کانگو برازویل، آئیوری کوسٹ اور لائبیریا سے آنے والے مبلغین، ڈاکٹرز، اساتذہ اور ان کی فیملیز شامل تھیں۔ پاکستان سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر جلسہ سالانہ گھانا کے اختتامی اجلاس کا آغاز ہونا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے چار بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کی جلسہ گاہ میں آمد سے قبل گھانا کے نائب صدر مملکت الحاج علیو مہاما (Aliou Mahama) جلسہ گاہ پہنچ چکے تھے۔

جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہونے لگے۔ سٹیج کے دائیں طرف لجنہ کی جلسہ گاہ تھی اور بائیں جانب مردانہ جلسہ گاہ۔ دونوں اطراف ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ حضور انور اپنے عشاق کے سامنے سے ہاتھ ہلاتے ہوئے گزر رہے تھے۔ سارا جلسہ ہی نعروں سے گونج رہا تھا۔ نعروں کا ایک شور برپا تھا۔ خواتین اپنے ہاتھوں میں سفید رومال لہراتے ہوئے نعرے بلند کر رہی تھیں۔ ان کے جذبات دلوں سے پھوٹ پھوٹ کر باہر آ رہے تھے۔ بڑا ہی رُوح پرور ماحول اور منظر تھا۔

سٹیج کے دائیں اور بائیں جانب گھانا کے روایتی لباسوں میں ملبوس بادشاہ، چیفس، وزراء، مختلف ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کرام، غیر ملکی نمائندگان اور نمائندگان پارلیمنٹ او رسفراء موجود تھے۔ نائب صدر مملکت گھانا سٹیج پر تشریف فرما تھے۔ یہ سبھی لوگ حضور انور کی جلسہ گاہ میں آمد پر اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور انور اپنے جانثاروں کے سامنے سے گزرتے ہوئے سٹیج پر تشریف لائے جہاں نائب صدر مملکت گھانا نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ طیب احمد طاہر صاحب استاد مدرسۃ الحفظ گھانا نے تلاوت قرآن کریم اور اس کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب انچارج طاہر ہومیو کمپلیکس کماسی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد گھانین طلباء نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ نظم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھی۔

نائب صدر مملکت گھانا کا خطاب

اس نظم کے بعد نائب صدر مملکت گھانا الحاج Aliou Mahama اپنا ایڈریس پیش کرنے کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ خاکسار کے لئے یہ امر ازحد قابل فخر ہے کہ آج خاکسار کو جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد کو گھانا میں خوش آمدید کہنے کی سعادت مل رہی ہے اور پھر صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ کے موقع پر حاضر ہونا بھی میرے لئے بے حد خوشی کا موجب ہے۔ یعنی خلافت احمدیہ کو سوسال پورے ہو رہے ہیں۔

نائب صدر موصوف نے کہا مجھے 2003ء میں ایک استقبالیہ کے موقع پر خلیفۃ المسیح کو گھانا تشریف لانے کی دعوت دینے کا موقع ملا۔ چنانچہ ہمارے روحانی پیشوا نے 2004ء میں گھانا کو رونق بخشی۔ امسال پھر یہ بابرکت وجود گھانا کے لئے باعث برکت بن کر آیا ہے۔ اس برکت سے مستفید ہونے کے جوش میں پڑوسی ملک بورکینا فاسو سے تین صد افراد سائیکلوں کے ذریعہ سفر کر کے غانا پہنچے ہیں۔

میرے معزز مہمانو! گزرے ہوئے سوسالوں کے دوران جماعت نے بے مثال ترقی کی ہے۔ اسلام کے اس پیغام کو پھیلاتے ہوئے احمدیت نے دنیا بھر میں Tolerence کا درس دیا ہے۔ اور یہ امر خاکسار کی توجہ کو خاص طور پر کھینچنے کا باعث ہوا۔ تعاون کی ایک فضا قائم کردی۔ احمدیہ جماعت نے گھانا کی ترقی میں بھی بہت فعال کردار ادا کیا ہے۔ "Love for all Hatred for None" کی تعلیم دنیا کی عین ضرورت کے مطابق ہے۔ گھانا میں امسال عام انتخابات کا انعقاد ہو رہا ہے اس لحاظ سے خصوصًا اس تعلیم کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ احمدیت نے انسانیت کی خدمت بلا امتیاز مذہب ونسل کی ہے۔

نائب صدر مملکت نے اپنے ایڈریس کے آخر پر کہا کہ ہم خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ملکی امن اور استحکام کے لئے خصوصاً درخواست دعا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ گھانا پر روحانی و مادی فضائل کی موسلا دھار بارش نازل فرماتا چلا جائے۔

تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم

نائب صدر مملکت کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ چند سالوں کے دوران تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والے 9 گھانین اور 4 بورکینا فاسو کے طلباء و طالبات کو طلائی تمغہ جات اور امتیازی سندات عطا فرمائیں۔ طالبات کو لجنہ جلسہ گاہ میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طلائی تمغہ جات پہنائے۔

حضور انور کا جلسہ سے اختتامی خطاب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ اپنے فضلوں کی باران رحمت برساتے ہوئے اپنے خوشکن اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اس جلسہ کی اہمیت کے پیش نظر پڑوسی ممالک کے احمدیوں کی ایک کثیر تعداد بھی اس بابرکت جلسہ میں شریک ہوئی۔ خلافت کے سوسال پورا ہونے کے اس تاریخی موقعہ پر مجھے بذات خود تقریبات صد سالہ جوبلی کے جلسوں میں پہلی دفعہ شمولیت کا موقع مل رہا ہے۔ اور بحیثیت خلیفہ جماعت احمدیہ گھانا کے دوسرے جلسہ میں شریک ہو رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ گھانا کے لئے بھی یہ ایک اعزاز کا موقع ہے کہ میری اور دیگر ممالک کے مدعووین کی شمولیت کے باعث اس جلسہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت مل رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے اپنے افتتاحی خطاب میں توجہ دلائی تھی کہ سوسال خلافت پر گزر جانا ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر اچھی اور نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ اس میں شمولیت کا مقصد اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنا ہے تاکہ نیکی کے بڑے بڑے درخت آپ کے دلوں میں پنپیں۔

اس جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ محنت سے کام کرنے کے گُر سیکھیں۔ اگر ان ایام میں آپ اس پر عمل پیرا ہوئے ہیں تو مبارکباد کے مستحق ہیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

آپ میں سے جو کھیتی باڑی کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ صرف پودے لگا دینا ہی کافی نہیں ہوا کرتا۔ ان کی حفاظت بھی از حد ضروری ہوا کرتی ہے۔ پودے لگانے سے قبل زمین کو نرم کیا جاتا ہے۔ 'یام'، 'کساوا' یا 'انا ناس'، سب کے لئے از حد کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی کوشش پام کے درختوں کے لئے بھی لازم ہوتی ہے۔ اور ان سب کوششوں کا ایک مقصد ہوا کرتا ہے۔ فصل بڑی ہوتی ہے تو ہر روز کسان کو کھیتوں میں جانا پڑتا ہے۔ آسمان پر نگاہ رکھتا ہے۔ بارش کا منتظر رہتا ہے۔ بارش نہ ہو تو ساری کوشش تباہ ہوتی نظر آتی ہے۔ مجھے بھی دعا کے خطوط ملتے ہیں۔ الغرض مسلسل کوشش کی جاتی ہے تا کہ پھل عطا ہو۔ جس قدر کوشش زیادہ ہوتی ہے اسی قدر زیادہ پھل کا امکان ہوتا ہے۔ جلسہ کی تقاریر کا مقصد آپ کو زیادہ پھلوں کے حصول کا طریق بتانا تھا۔ آپ ایک دوسرے کی مدد دعا کے ساتھ کریں۔ اچھے کاموں کے لئے دلوں کو تیار کریں۔ استغفار کا بھی انہی امور میں شمار ہوتا ہے۔

استغفار کے ساتھ عزم نہ ہو تو بھی تمام اعمال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہر احمدی کو ایسی ہی توبہ کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توبہ کی تین شرائط بیان کی ہیں:

1۔ گناہ سے نفرت اور ایسے خیالات کو دل سے بالکل صاف کر دینا مثلاً ایک عورت کے ساتھ غلط تعلقات کا خیال آئے تو اس کے بُرے پہلوؤں کو پیش نظر رکھے۔

2۔ دوسری شرط توبہ کی شرمندگی ہے یعنی ہر گناہ پر شرمندگی محسوس کرے۔

3۔ پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی اس گناہ کی طرف نہ لوٹے گا۔

خدا تعالیٰ کے حضور انسان ملتجی ہو کہ خدا تعالیٰ اسے توفیق عطا کرے کہ وہ کبھی اس گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ خدا کے رحم کے نیچے آنے والے کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا کرتا۔ مجھے گھانین نوجوانوں، بچوں اور بچیوں کے خطوط ملتے ہیں جن میں وہ لکھتے ہیں اور پریشانی کا اظہار کرتے ہیں کہ اب تک تو وہ برائیوں کے خلاف جہاد کرتے رہے اور محفوظ رہے لیکن اب ان برائیوں کے غالب آنے کا خدشہ ہے۔ ان خطوط سے خوشی ہوتی ہے کہ گناہوں سے محفوظ رہنے کا فکر تو کم از کم دامنگیر رہتا ہے۔ مَیں ان سے کہتا ہوں کہ کوشش کریں اور مزید کوشش کریں۔ تمہاری کوششیں ثمر آور ہوں گی۔ آپ لوگ نیکی پر قائم ہو جائیں تو شیطان آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گا۔

بعض والدین کے بھی خطوط ملتے ہیں جو درد کے ساتھ لکھتے ہیں کہ ان کے بچے احمدیت پر قائم نہیں رہے۔ اللہ ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے۔ آمین۔ ایسے بزرگوں کے لئے میری نصیحت ہے کہ اپنی روشنی اپنے بچوں میں منتقل کریں۔ سختی سے کام نہیں کروایا جا سکتا۔ خصوصاً اس روشنی کے زمانہ میں سختی سے کچھ بھی کروانا ممکن نہیں رہا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام محبت کی تعلیم کے ساتھ آئے تھے۔ جب آپ گھروں کو لوٹیں تو نرم دل باپ اور نرم دل خاوند کے طور پر لوٹیں۔ عورتوں کو بھی میری نصیحت ہے کہ اپنے گھروں میں روحانی تربیت کا خیال کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اس کے گھر کی اور اس کے بچوں کی حفاظت کرے۔ اور ان امور کے بارہ میں اُس سے پوچھا جائے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے پاؤں تلے ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کیونکہ خدا کی نظر میں ماؤں کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ کیونکہ ایک ماں ہی ہے جو اپنے بچے کو جنت میں بھی لے جا سکتی ہے اور دوزخ میں بھی۔ چونکہ یہ نقش پا ہیں جو کسی بچے کو جنت میں لے جاتے ہیں۔ اس لئے کہا کہ جنت ماؤں کے پاؤں تلے ہیں۔

ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نامی ڈاکو تھا اور بہت مشہور قاتل تھا۔ تمام علاقہ میں اس کی دہشت پھیلی ہوئی تھی۔ پولیس بھی اس پر قابو پانے سے قاصر تھی۔ آخر کار گرفتار ہوا۔ اس کو سزا سنائی گئی۔ تو کہنے لگا کہ سزا سے قبل میری ایک خواہش پوری کر دی جائے کہ مَیں اپنی ماں کی زبان پر پیار کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی خواہش کے احترام میں اس کی ماں کو بلایا گیا اور اسے ماں کی زبان پر پیار کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ جونہی ماں نے زبان باہر نکالی اس نے اسے اپنے دانتوں میں سخت طور پر کاٹ دیا۔ بمشکل تمام ماں کو اپنے بچے سے الگ کیا گیا اور سوال کیا گیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ جب مَیں نے گناہ کی دنیا میں قدم رکھا تو اسی زبان نے بجائے منع کرنے کے میری حوصلہ افزائی کی تھی۔ یوں اس ماں نے اپنے بچے کی جنت کی بجائے جہنم میں ڈال دیا۔

اس لئے یہ ماؤں کا فرض ہے کہ احمدیت کا خادم پیدا کریں۔ ملک کا مستقبل آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے روشن مستقبل کی طرف تیزی سے بڑھو۔ بڑے چھوٹے جب تک نیکی کی مشعلیں نہ جلائیں ہرگز کامیابی نہیں مل سکتی۔ وقت ہے کہ آپ لوگوں کو دکھا دیں کہ آپ عظیم صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ خدا انسانیت پر رحم فرمائے۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے اسے یاد رکھیں اور بچوں میں یہ روح ڈالتے ہوئے خدا کے زیادہ قریب کریں۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بہت تفصیلی انداز میں گھانین لوگوں کو بے حد دعائیں دیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کو اعلیٰ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو اپنے رحم کے نیچے لے لے۔ اچھے شہری بنائے۔ اس ملک کے لیڈروں کو عوام کے اعتماد پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور گھانا کا شمار ترقی یافتہ ممالک میں ہونے لگے۔ خدا آپ کو بحفاظت اپنے گھروں میں لے جائے۔ اپنے متعلقہ ممالک میں آپ کو بحفاظت لے جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے تعلق میں جو دعائیں بیان کی ہیں خدا تعالیٰ آپ کو ان کا مستحق بنائے۔ آخر پر حضور انور نے تمام مہمانوں کی شرکت کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب کے اختتام پر اعلیٰ کارکردگی کرنے والے افراد جماعت کو سندات امتیاز سے نوازا۔ یہ سندات حاصل کرنے والوں میں مالی قربانی میں پیش پیش مکرم یوسف آڈوسی صاحب، الحاج ابراہم بونسو، الحاج فاروق علی اور الحاج ابوبکر اینڈرسن وغیرہ بھی شامل تھے۔

آخر پر حضور انور نے پُرسوز دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی گھانا کا تاریخ ساز جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سٹیج کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے چیفس صاحبان اور دیگر مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ ہر طرف پُرشوکت نعرے لگ رہے تھے۔ احباب جماعت کا جوش و جذبہ تھمنے میں نہیں آ رہا تھا۔ جلسہ کے یہ آخری لمحات روح پرور بھی تھے اور پُرسوز بھی تھے۔ جدائی کی گھڑیاں آ پہنچی تھیں۔ باغ احمد میں بسیرا کرنے والے یہ عشاق اور یہ فدائین اور اپنے پیارے آقا کے عشق و محبت میں مخمور یہ بندے اپنی آنکھوں میں آنسو بسائے ہوئے اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے آہستہ آہستہ جلسہ گاہ سے روانہ ہو رہے تھے۔ ان عشاق کی نظریں مسلسل نعروں کے جلَو میں حضور انور کا پیچھا کر رہی تھیں۔ یہ لوگ دُور تک حضور انور کو دیکھتے رہے اور اپنے ہاتھ ہلاتے رہے۔ حضور انور نے اپنی رہائشگاہ میں داخل ہونے سے قبل مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت گھانا، طاہر ہیمنڈ صاحب اور بعض دوسرے افراد کو شرف مصافحہ بخشا اور کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خلافت

خلافت باعثِ تخلیق انساں — خلافت مظہرِ اسرارِ پنہاں
خلافت سرّ تکوینِ دو عالم — خلافت مُہرِ داؤدؑ و سلیمانؑ
خلافت وحدتِ اعضاءِ ملّت — خلافت جامعِ قلبِ پریشاں
خلافت زینتِ محراب و منبر — خلافت آلۂ تقدیرِ رحماں
خلافت کاسرِ کسریٰ و قیصر — خلافت قاطعِ گردن فرازاں
خلافت جامعِ اجزاء قرآں — خلافت کاشفِ اسرارِ فرقاں
خلافت مر حصارے عاجزاں را — خلافت دستگیر زیر دستاں
خلافت ملجأ ہر بیوہ و پیر — خلافت مأمنِ ژولیدہ حالاں
خلافت معہدِ رشد و ہدایت — خلافت مکتبِ تہذیب انساں
خلافت موردِ الہامِ یزداں — خلافت آتشِ سوزانِ شیطاں
خلافت مرکبِ ہر سالکِ راہ — خلافت بار بر خنّاس طبعاں
خلافت حاملِ نورِ نبوّت — خلافت قدرتِ ثانی رحماں
خلافت نخبۂ اخیارِ ملّت — خلافت مُہرِ استخلافِ یزداں
خلافت تابعش مردِ مسلماں — خلافت منکرش مردُودِ دَوراں
خلافت صاعقہ بر رأسِ شیطاں — خلافت زلزلہ بر کفر و عصیاں
خلافت حاملِ نورِ نبوّت — خلافت زینۂ ایمان و عرفاں

خلافت بار دارِ نور محمود
رِدائے میرزا بر دوشِ محمود

الا اے منکرِ شانِ خلافت — ہم از نورِ نمایانِ خلافت
کرامت گرچہ بےنام و نشان است — بیا بنگر ز غلمانِ خلافت
کجائیند منکرینِ آلِ احمدؑ — کہ تا بینند اعوانِ خلافت
ممزّق گشت تار و پُودِ ایشاں — ولے تازہ گلستانِ خلافت

صدائے احمدی پائندہ باد
خلافت تا قیامت زندہ باد

(عزیز الرحمٰن منگلا (مرحوم))

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش اور تڑپ تھی کہ ہر احمدی نورالدینؓ بن جائے

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی اے میرے ربّ! مجھے انصار دے تاکہ تیرے کام خیر و خوبی کے ساتھ چلائے جاسکیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو مخلصینِ انصار کی جماعت کا سردار بنادیا۔

☆ مامور کے ساتھ دنیا میں ایسے وجود پیدا ہوتے رہتے ہیں جنہیں ثانی اثنین قرار دیا گیا ہے۔

☆ حضرت خلیفۂ اوّلؓ کی اطاعتِ امام کا تذکرہ۔

☆ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس مقام کو حاصل کرے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے حاصل کیا تھا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 3ردسمبر 1965ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حکم دیا کہ اُٹھ اور ساری دنیا میں میری توحید کو قائم کر اور دنیا کے تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کو ثابت کرنے کیلئے کوشش میں لگ جا اور دنیا کے ہر ملک اور قوم تک اسلام کا پیغام پہنچا تو اس اہم اور وسیع ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ربّ کے حضور جھکے اور بڑے عجز اور گریہ وزاری کے ساتھ آپ نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا کہ اتنا اہم اور اتنا وسیع کام اکیلے مجھ سے تو نہ ہو سکے گا۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ تو اپنی طرف سے مجھے انصار دے تا تیری شریعت اور احکام کو اس دنیا میں قائم رکھا جا سکے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعدہ دیا:

يَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 238)

کہ ہم تمہیں ایسے مددگار عطا کریں گے۔ جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے کہ اٹھو اور میرے اس بندہ کے مددگار بنو اور انصار کی حیثیت سے اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "آئینہ کمالات اسلام" کے عربی حصہ میں اپنی اس گریہ وزاری اور دعا کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے ان کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اور مَیں رات دن اللہ تعالیٰ کے حضور چلاتا رہا اور کہتا رہا يَارَبِّ مَنْ اَنْصَارِیْ يَارَبِّ مَنْ اَنْصَارِیْ کہ اے میرے ربّ میرے انصار کون ہیں؟ مجھے مددگار دے تاکہ تیرے کام خیر و خوبی کے ساتھ چلائے جاسکیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام و روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 581)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ "میں گریہ وزاری کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور جھکتا رہا۔ اور دعا کرتا رہا کہ اے میرے ربّ! میں تنہا ہوں اور دنیا مجھے نہیں پہچانتی اور مجھے ذلیل اور بے یار و مددگار سمجھتی ہے۔ پس جب دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور آسمانوں کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول کیا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ اور مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ اور میرے مخلصین کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے"۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 581 تا 582)

پھر آپ نے **حمامة البشریٰ** میں فرمایا کہ:

"مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور باریک بین اور نکتہ رس بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محبّ ایسا نہیں جو اس سے سبقت لے گیا ہو"۔

(حمامة البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 181)

گویا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان مخلصین انصار کی جماعت کا سردار بنا کر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولوی نورالدین صاحب کو وحی کی کہ جا! میرے اس بندہ کی مدد کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو صفات اپنے اس مخلص ترین مرید کے اندر دیکھیں اور یہاں ان کو بیان کیا ہے وہ یہ ہیں۔ وہ صدیق ہیں ان کو قدم صدق عطا کیا گیا ہے اور راستبازی اور صداقت کو انہوں نے اس مضبوطی سے پکڑا ہے کہ میرے مریدوں میں سے کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اخلاص کے نتیجہ میں ان کو ایک ایسا نور عطا کیا کہ وہ باریک بین اور نکتہ رس بن گئے۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے قرب کے حصول کیلئے بڑے مجاہدات کرنے والے ہیں اور ہمیشہ اس کی رضا کیلئے متلاشی رہتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول اور اس کے مسیحؑ سے بے انتہا محبت کرنے والے ہیں۔

لیکن اس کام کے لئے صرف ایک ایسا شخص کافی نہ ہوسکتا تھا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی صفات کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش ہر ایک احمدی نورالدین بن جائے چنانچہ اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

کہ کاش میری جماعت کا ہر فرد نوردین ہو جائے اور فرماتے ہیں کہ میں تمہیں ایک گر بتاتا ہوں اور تمہیں ایک نسخہ دیتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے۔ تو تم بھی ایسے ہی بن جاؤ گے۔ اور وہ یہ ہے کہ اپنے دلوں کو نور یقین سے بھر لو۔ یقین اس بات پر کہ خدا ہے اور هُوَاللّٰهُ اَحَد وہ ایک ہے۔ یقین اس بات پر کہ خدائے تعالیٰ کی باتوں کو مان لینا عین سعادت ہے۔

یقین اس بات پر کہ اس کی باتوں سے انکار کرنا اور اس کی آواز پر لبیک نہ کہنا اس کے قہر کا مورد بنا دیتا ہے۔

یقین اس بات پر کہ وہ کامل طاقتوں اور قوتوں والا ہے۔ کوئی اس سے فرار حاصل نہیں کرسکتا۔ اور کوئی انسان اس کی محبت جیسی محبت اور کہیں نہیں پا سکتا۔ بشرطیکہ وہ اپنے کو اس کی محبت کا مستحق بنائے۔

یقین اس بات پر کہ جو اس کے وعدے ہیں وہ سچے ہوتے ہیں۔

یقین اس بات پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سچے مامور ہیں اور ان پر ایمان لانا ہمارے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

یقین اس بات پر کہ آج وہ تمام فضل اور رحمتیں جو اسلام سے وابستہ ہیں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حاصل کی جاسکتی ہیں اور آپ کی جماعت سے باہر رہ کر انسان ان کا وارث نہیں ہوسکتا۔

یقین اس بات پر کہ اس سلسلہ کے لئے قربانیاں دینا اور اوقات عزیزہ کو صرف کرنا اور اموال کو خرچ کرنا ایک ایسی توفیق ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔

یقین اس بات پر کہ احمدیت (حقیقی اسلام) کے غلبہ کے لئے جو بشارتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی ہیں وہ ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

جب دل نور یقین سے بھر جائے اور اس کے تمام لوازم بھی متحقق ہو جائیں اور جب بندہ اپنے نفس کو کھو کر اور لَاشَیءِ محض کی حیثیت سے اس کے آستانہ پر گر جائے۔ تب خدا تعالیٰ اس بندے کو اُٹھاتا اور کہتا ہے کہ ایک نور دین نہیں بلکہ بہت سے نوردین میں اس جماعت کو دوں گا۔ مگر جو پہلے ہے وہ پہلے ہی ہے۔ اور جو ذمہ داریاں ان کے وجود کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں وہ قیامت تک ہم پر بھی قائم رہیں گی۔ ان میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے تمام افراد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کے ساتھ ساتھ اپنے اس محبوب آقا (نورالدین) کو بھی کبھی نہ بھلائیں۔

اگرچہ مامور ایک ہی ہوتا ہے مگر مامور کے ساتھ دنیا میں ایسے وجود بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ثانی اثنین قرار دیا ہے یعنی دو میں سے ایک گویا وہ شخص اس مامور سے اتنا قریب ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا ان کے درمیان نہیں ہوتا۔

یہ وہ مقام تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملا تھا۔ اور یہ اس محبت اور عشق کا نتیجہ تھا۔ جو آپ کے دل میں خدا تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تھی اور یہ اس عزم کا نتیجہ تھا جو آپ کے دل میں گڑا ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک امام اپنی طرف سے عطا کیا ہے۔ اس کی آواز پر لبیک کہنا ہمارا فرض ہے۔

آپ کی زندگی میں بے شمار مثالیں ایسی ملتی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ جو اطاعت آپ میں پائی جاتی تھی اس زمانہ میں دنیا میں اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ آپ کا حال یہ تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کان میں پڑی۔ اور آپ ہر کام چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہماری روایات میں ہے کہ جب آپ درس دینے کے لئے تشریف لے جاتے تو ایک شخص کو مقرر کر جاتے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائیں۔ تو مجھے فوراً اطلاع دی جائے کیوں؟ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت سے محروم نہ رہیں۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ جس وقت وہ خادم حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اطلاع دیتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے باہر تشریف لے آئے ہیں تو جو لفظ منہ میں ہوتا اس کے سوا اگلا لفظ آپ منہ سے نہ نکالتے اس جملہ کو ادھورا ہی چھوڑ دیتے، اپنے عمامہ کو سنبھالتے اور اپنی جوتیوں کو گھسیٹتے ہوئے پہنتے، گویا اتنا وقت بھی دیر نہ لگاتے کہ آرام سے جوتی ہی پہن لیں۔ دیوانہ وار حضور علیہ السلام کی طرف دوڑ پڑتے تاکہ حضور علیہ السلام کی معیت سے ایک لحظہ کے لئے محروم نہ رہیں۔

یہ ثانی اثنین والا مقام تھا جو آپ کو خداتعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ آپ کو مثیل ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہونے کا مقام حاصل تھا کیونکہ جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد توحید کا نعرہ لگایا تھا اور کہا تھا کہ محمد ﷺ بے شک خاتم النبیّین تھے، تمام نبیوں کے سردار تھے، انسانوں میں سے بلندتر مقام پر پہنچے ہوئے تھے، لیکن آخر انسان ہی تھے اور آخر ایک دن انہیں فوت ہونا ہی تھا سو فوت ہوگئے۔ اگر آج تم میں سے کسی طرح بھی کوئی کمزوری دکھائے گا تو میں اس کمزوری کو دور کرنے اور اُمت مسلمہ میں استحکام کا ذریعہ بننے کے لئے کھڑا کیا گیا ہوں۔ پھر خداتعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اُمت مسلمہ میں اتنا استحکام اور مضبوطی پیدا کی کہ بعد میں آنے والے خلفاء کے لئے ان کے کام نسبتاً آسان ہوگئے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا حال ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ میں بعض کمزوریاں دیکھیں اور آپ نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو یہ بھی نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خداتعالیٰ کے ایک مامور ہیں اور ان کی اطاعت درحقیقت خدا کی اطاعت ہے۔ تو آپ نے حتی الوسع دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ جماعت کے استحکام کے لئے کام کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہلے زمانہ میں کیا تھا۔

اللهم صل علی محمد و علی خلفائه۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے آپ کی یہ خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس مقام کو حاصل کرے جو مقام کہ نور دین (خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) نے حاصل کیا تھا۔ چونکہ ہمارے زمانہ کے مرسل، مسیح موعود، ہمارے امام علیہ السلام کی یہ شدید خواہش تھی۔ جسے آپ نے اپنے اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔ اس لئے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام کی اس خواہش کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور دعاؤں کے ساتھ اور مجاہدات کے ساتھ یہ کوشش کرتے رہیں کہ ہم میں سے ہر ایک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو پورا کرنے والا بن جائے۔ دراصل اسے پورا کرنا اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنا خداتعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔

پس میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش اور دیگر خواہشات جو حضور علیہ السلام ہمارے لئے اپنے دل میں رکھتے ہیں پوری کر سکیں تا ہم ان انعاموں کے مستحق ٹھہریں جن کی بشارات ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خداتعالیٰ نے دی ہیں۔ اللھم آمین۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 33-27)

❀❀❀❀❀❀

گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے
سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے
اور رات جو آئے بھی تو پروانوں کو غم کیا
جلتا ہوا پُرنور خلافت کا دیا ہے
قانون بنائے ہیں بہت اہلِ ستم نے
اب لے نہ کوئی اُن کے سوا نام خدا کا
ان سادہ مزاجوں سے کوئی جا کے یہ پوچھے
بندے بھی کبھی روک سکے کام خدا کا
ساتھ اپنے محمدؐ کی، مسیحاؑ کی دعا ہے
گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

سجدوں میں لُٹا دیتے ہیں اشکوں کے نگینے
دنیا کے خداؤں سے شکائت نہیں کرتے
کچھ اور بڑھا دیتے ہیں لَو اپنے لہو میں
ہم تیز ہواؤں سے شکائت نہیں کرتے
کردار کی عظمت کو سدا اونچا کیا ہے
گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

آتی ہے صدا روز شہیدوں کے لہو سے
یہ دیپ ہواؤں سے بجھائے نہ بجھیں گے
قسمت کا لکھا پڑھ نہیں سکتے ہو تو سُن لو
اِک دیپ بجھاؤ گے تو سو اور جلیں گے
مانے نہ کوئی مانے مگر ایسا ہوا ہے
گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

زندان میں بیٹھا ہوا قیدی کوئی بولا
تسلیم مجھے ہے کہ میرا جرم وفا ہے
ہاتھوں پہ مرے زخم جو تم دیکھ رہے ہو
ٹُوٹے ہوئے شیشوں کو اُٹھانے کی سزا ہے
یہ جرم اگر ہے تو سرِ عام کیا ہے
گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

جو لوگ جلا دیتے ہیں اوروں کا نشیمن
وہ لوگ کبھی چین سے سویا نہیں کرتے
اور جن کا نگہبان ہمیشہ سے خدا ہو
گرداب، سفینے وہ ڈبویا نہیں کرتے
طوفان بھی کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا ہے
گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

کچھ اس لئے ہجرت بھی ضروری تھی ہماری
اُس شہرِ ستم گر میں جفاکار بہت تھے
کچھ اُن کو بھی نفرت سے عقیدت تھی زیادہ
کچھ ہم بھی محبت کے پرستار بہت تھے
پہلے سے کہیں بڑھ کے ہمیں اُس نے دیا ہے
گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

برکت ہے خلافت کی کہ اک ہاتھ پہ یارو
لاکھوں ہیں کروڑوں ہیں جو اک جان ہوئے ہیں
طوفان کی مرضی تھی اُجڑ جائیں یہ لیکن
بُوٹے جو لگائے تھے گلستان ہوئے ہیں
سب اُس کی عطا، اس کی عطا، اس کی عطا ہے
گزرے ہوئے سوسال کی تاریخ گواہ ہے

(مبارک صدیقی۔ لندن)

بقیہ: تاریخ اولین و آخرین میں
از صفحہ نمبر 4

پاکستان بھر سے آئے ہوئے مشاورتی مندوبین کو خطاب کرتے ہوئے ربوہ میں فرمایا:

''ہماری اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ...... دنیا میں ہر کہیں لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے پڑھنے والے نظر آئیں اور روس، امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے لوگ جو آج اسلام پر ہنسی اڑا رہے ہیں وہ سب کے سب اسلام کو قبول کر لیں اور انہیں اپنی ترقی کے لئے اسلام اور مسلمانوں کا دست نگر ہونا پڑے۔ ہم ان ممالک کے دشمن نہیں۔ ہماری دعا ہے کہ یہ مُلک ترقی کریں لیکن کریں اسلام اور مسلمانوں کی مدد سے۔ آج تو دمشق اور مصر رُوس کے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہا ہے کہ کسی طرح اُس سے کچھ مدد مِل جائے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دمشق اور مصر کے مسلمانوں کو پکّا مسلمان بنائے اور پھر دنیوی طاقت بھی اتنی دے کہ دمشق اور مصر رُوس سے مدد نہ مانگے بلکہ رُوس، دمشق اور مصر کو تاریں دے کہ ہمیں سامان جنگ بھیجو۔ اسی طرح امریکہ اُن سے یہ نہ کہے کہ ہم تمہیں مدد دیں گے۔ بلکہ امریکہ، شام، مصر، عراق، ایران، پاکستان اور دوسری اسلامی سلطنتوں سے کہے کہ ہمیں اتنے ڈالر بھیجو، ہمیں ضرورت ہے۔ ورنہ ہم تو خالص دین کے بندے ہیں اور دنیا سے ہمیں کوئی غرض نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جو چیز ہے وہی ہمیں پیاری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اسلام کے غلبہ کی کوئی صورت پیدا کرے اور خلافت کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ مسلمان نیک رہیں اور اسلام کی اشاعت میں لگے رہیں یہاں تک کہ اسلام کی اشاعت دنیا کے چپّہ چپّہ پر ہو جائے اور کوئی غیر مسلم باقی نہ رہے''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1957ء۔ صفحہ 17-18)

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حُکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
آمین۔

وآخرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

❀❀❀❀❀❀

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی شکرانہ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی نے اس مبارک موقع پر شکرانہ کے طور پر دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کی تجویز دی تھی جسے حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ احباب کی یاددہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اس شکرانہ فنڈ میں دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنے شکرگزار بندوں میں شامل فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشی میں

مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر اہتمام

فری آئی کیمپ

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی خوشی میں مورخہ 14 فروری 2008ء کو مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ بھارت کی جانب سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے صحن میں مشترکہ طور پر مفت آئی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ تین دن پہلے سے ہی قادیان کے مضافات میں اس کیمپ کی تشہیر کی گئی ۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں گردونواح سے کثیر تعداد میں دیہاتی علاقوں کے مریضان شامل ہوئے۔ جن کی تعداد تقریباً 200 تھی۔ اس کی افتتاحی تقریب صبح 11 بجے زیر صدارت مکرم محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے محترم مہمان خصوصی مکرم و محترم اندریش بھٹی صاحب اے ڈی سی صاحب ضلع گورداسپور کی آمد پر تمام مہتممین خدام الاحمدیہ بھارت وقائدین کرام مجلس انصاراللہ بھارت نے ان کا استقبال کیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے بزبان پنجابی اس آئی کیمپ کے مقاصد بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پوری دنیا میں 118 سالوں سے چل رہی ہے اور پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد آپ نے وہ پروگرام بتائے جو آئندہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے تحت انسانیت کی خدمت کے لئے مرتب کئے گئے ہیں اور بتایا کہ ایسے پروگرام نہ صرف قادیان 'بھارت' بلکہ پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے لئے بنائے جا رہے ہیں۔

اس کے بعد مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ بھارت نے مختصر خطاب کیا۔

اس کے بعد مہمان خصوصی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آپ نے خدمت انسانیت کے لئے چلائی گئی احمدیہ جماعت کی اس مہم پر انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی اور جماعت کی اُس تعلیم کو سراہا جو خدمت انسانیت کے متعلق ہے۔ آخر میں مکرم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے سب انتظامیہ، ڈاکٹر صاحبان اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی اہمیت بیان کی کہ ہمارے سارے کام دعا سے شروع ہوتے اور دعا پر ہی ختم ہوتے ہیں کیونکہ تمام کاموں کو انجام تک پہنچانا خدا تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہے اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس فری میڈیکل آئی کیمپ کے ذریعہ امراض چشم کے ماہر ڈاکٹر صاحبان کی ایک ٹیم نے تقریباً 600 مریضان کا معائنہ کیا اور ان کی تشخیص کر کے ان کو دوائیاں فراہم کی گئیں ۔ تقریباً 25 مرد و زن کی آپریشن کی تشخیص کی گئی جن کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی ۔ مضافات سے آئے ہوئے احباب وخواتین اور مریضان کیلئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور خدمت انسانیت کے جذبہ کے تحت ہمیشہ مخلوق خدا کی بھلائی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ: ھفت روزہ بدر قادیان 21/ فروری 2008ء)

جلسہ سالانہ قادیان 2008ء

مورخہ 26، 27، 28، 29/ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 117 ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے 26، 27، 28 اور 29/ دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ ، اتوار ، سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا صد سالہ خلافت جوبلی نمبر

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا صد سالہ خلافت جوبلی نمبر جلسہ سالانہ یوکے 2008ء کے موقع پر ماہ جولائی کے آخر میں شائع ہوگا۔ اس خصوصی نمبر میں اشاعت کے لئے مشتہرین حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے اشتہارات جون کے وسط تک ہمیں پہنچا دیں۔

اہل علم و اہل قلم حضرات بھی اپنی نگارشات، نظمیں وغیرہ جون کے وسط تک ہمیں پہنچا دیں۔

:احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خصوصی اشاعت کو بہترین رنگ میں پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مینیجر)

27/ مئی 2008ء

خدا نے کیا عجب احساں کیا ہے   کہ دل سجدے میں، ہونٹوں پر ثنا ہے

نصیبوں سے وہ دن جلوہ نما ہے
خلافت جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمّل ہو گئی ہے

اسی حسرت میں کتنے جاں سے گزرے   یہ دن آئے اَجل آنے سے پہلے
کوئی بہتے ہوئے لمحوں کو روکے   وہ یہ دن دیکھ لیں جانے سے پہلے

تڑپ اُن کی تھی صبح ہم نے کی ہے
خلافت ، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمّل ہو گئی ہے

زمانے کو خبر کیا اِس گھڑی کی   یہ دن ہے موتیوں میں تُلنے والا
محمدؐ کے غلاموں کو مبارک   نیا بابِ مسرّت کُھلنے والا

فلک ہے خوش زمیں بھی ناچتی ہے
خلافت ، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمّل ہو گئی ہے

خدا کے واسطے اس کی اطاعت   خلافت سے وفا میں استقامت
یہ طور عاشقاں لایا ہے آخر   دعائے نیم شب کی استجابت

عدُو پر اک نئی بجلی گری ہے
خلافت ، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمّل ہو گئی ہے

وہ نورالدّینؓ، وہ محمودؓ و ناصرؒ   صفات موسوی کا عکس طاہرؒ
تھے اپنی ذات میں سارے ہی یکتا   اور اب مسرورؔ جیسے خواب شاعر

اُلوہی موتیوں کی اک لڑی ہے
خلافت ، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمّل ہو گئی ہے

خلافت کے حسیں ساگر میں بہتے   جہاں لے آئے ہیں خوشیوں کے بجرے
مہکتے ہیں بہت ان ساحلوں پر   خداوندا ترے فضلوں کے گجرے

جہاں رکھ دیں قدم اک روشنی ہے
خلافت ، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمّل ہو گئی ہے

یہ حبل اللہ ہاتھوں سے نہ چھُوٹے   کوئی پیمان رستے میں نہ ٹوٹے
خدا سے جوڑنے والی کڑی ہے   سوا اس کے سبھی رشتے ہیں جھوٹے

یہی نعمت نوید خسروی ہے
خلافت ، جو ہماری زندگی ہے
صدی اُس کی مکمّل ہو گئی ہے

(جمیل الرحمن ۔ ہالینڈ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت میاں پیر محمد صاحبؓ اور مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2/فروری 2007ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں مکرم حمیدالدین صاحب خوشنویس نے اپنے نانا حضرت میاں پیر محمد صاحبؓ اور خالو مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

حضرت میاں پیر محمد صاحب آف پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ کا پیشہ زراعت تھا اور سخت مشقت کے عادی تھے۔ چنانچہ مالی وسائل محدود ہونے اور ذرائع آمدورفت میسر نہ ہونے کے باوجود 1898ء میں اپنے والد حضرت میاں امام الدین صاحبؓ اور دیگر 19 افراد کے ساتھ پیدل قادیان جاکر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپؓ کی اکلوتی ہمشیرہ حضرت مریم بی بی صاحبہؓ (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) اور دو بھائی حضرت میاں نور محمد صاحبؓ اور حضرت حافظ محمد اسحٰق صاحبؓ (مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) بھی اصحاب احمدؑ میں شامل ہیں۔

حضرت میاں پیر محمد صاحبؓ اوائل عمری سے ہی پابند صوم وصلوٰۃ، شب بیدار، سعید فطرت اور حلیم الطبع تھے۔ قرآن کریم کثرت سے پڑھتے۔ مطالعہ بہت وسیع تھا۔ تقاریر اور خطبات میں اکثر حضرت مسیح موعود کے فرمودات کا خلاصہ بیان کرتے۔ رسائل ''ریویو آف ریلیجنز'' (اردو) اور ''تشحیذالاذہان'' کے خریدار تھے۔ امام الصلوٰۃ اور کئی جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ بڑے متوکل اور مستجاب الدعوات تھے۔ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے اور بڑے مؤثر رنگ میں یہ فریضہ ادا کرتے۔ اس غرض سے دوسرے دیہات میں بھی جاتے۔ ایک دفعہ ایک گاؤں کے متعصب افراد نے آپ کو بہت مارا کہ آپؓ بیہوش ہوگئے۔ کافی دیر بعد ہوش آیا تو واپس آنے کے بجائے وہاں کافی دیر تک دوبارہ تبلیغ کرتے رہے۔ نوجوانی میں ہی نظام وصیت سے منسلک ہوئے۔ سالانہ جلسوں اور مجلس شوریٰ میں ہر سال شامل ہوتے اور اس کے لئے اپنے اہم کام بھی نظرانداز کردیتے۔

آپؓ بڑے نفاست پسند تھے۔ ہمیشہ صاف ستھرا سفید لباس زیب تن کرتے۔ باریش اور نورانی چہرہ تھا۔ جماعت اور خلافت سے بڑی گہری وابستگی اور والہانہ عشق تھا۔ گوکہ کسی دینوی مدرسہ کے پڑھے ہوئے نہ تھے لیکن خداداد صلاحیتوں اور ذاتی لگن سے عربی اردو صحت تلفظ اور روانی کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔ دینی علوم پر آپ کو خاصا عبور حاصل تھا۔

ربوہ میں قیام فرما ہوئے تو روز صبح اپنے عزیزوں سے ملاقات کرنے اُن کے گھر جاتے۔ ظہر کی نماز سے پہلے مسجد مبارک جاتے اور عصر کی نماز پڑھ کر واپس آتے۔ تین نمازیں اپنے محلّہ کی مسجد میں ادا کرتے۔ سارا دن تلاوت قرآن اور دینی کتب و رسائل کے مطالعہ میں گزرتا۔ ہرکسی سے مسکرا کر بات کرتے۔ مالی تحریکات میں اوّل وقت پر اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ جب تک صحت نے اجازت دی رمضان کے پورے روزے رکھے۔ 7 نومبر 1972ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اگلے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو لمبی عمر پانے والے تین بیٹے اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کے دو بیٹوں مولوی محمد عبداللہ صاحب پیرکوٹی مرحوم، مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی مرحوم اور تین دامادوں مولوی محمد سعید صاحب مرحوم سابق انسپکٹر مال، نورالدین صاحب خوشنویس مرحوم اور مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب مرحوم کو لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا ہوئی اور خدمت کا یہ سلسلہ اگلی نسلوں میں بھی جاری ہے۔

آپؓ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کی شادی 1948ء میں مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب ابن حضرت مولوی غلام حسین صاحب ڈنگویؓ سے ہوئی۔ مکرم چیمہ صاحب (مضمون نگار کے خالو) بڑے سادہ مزاج، دیندار، پابند صوم وصلوٰۃ، تہجدگزار، خوش اخلاق اور درویش منش انسان تھے۔ بڑے مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ ہمیشہ بلاخوف وخطر اور برملا اپنے احمدی ہونے کا اظہار کیا۔ آپ محکمہ ڈاک سے منسلک تھے اور جنرل پوسٹ آفس لاہور میں تعینات تھے۔ ربوہ میں ڈاکخانہ قائم ہوا تو آپ ربوہ کے پہلے پوسٹ مین تعینات ہوئے۔ اس طرح 1949ء میں آپ نے مستقل طور پر ربوہ کو اپنا مسکن بنالیا۔ 1965ء میں آپ دفتر وقف جدید انجمن احمدیہ میں سلسلہ کی خدمت میں کمربستہ ہوگئے۔ بڑے محنتی کارکن تھے اور اپنے مفوضہ فرائض منصبی، دینی فریضہ اور عبادت سمجھ کر کرتے تھے۔ اکیس سال تک آپ کو اس خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ معمولی الاؤنس کے باوجود آپ نے اپنی پانچ بیٹیوں اور دو بیٹوں کو دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی اعتبار سے بھی اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے بڑے بیٹے محمد ظفراللہ چیمہ (B.Sc.;M.A.; M.Ed.) محکمہ تعلیم میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ دوسرے بیٹے ڈاکٹر محمد نصراللہ چیمہ (FRCS) نے یورالوجی میں سپیشلائزیشن کیا اور اس وقت برمنگھم میں ذاتی ہسپتال چلا رہے ہیں۔ تیسرے بیٹے محمد رفیع اللہ ناصر چیمہ (B.Com) حال کینیڈا بطور اکاؤنٹنٹ کام کرتے رہے ہیں۔ چوتھے بیٹے ڈاکٹر محمد مطیع اللہ شاہین چیمہ 2006ء میں ایک حادثہ میں وفات پاگئے تھے۔ پانچویں بیٹے حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ نے B.Com کے بعد طبیہ کالج سے فاضل الطب والجراحت کیا اور ربوہ میں طبی ادارہ قائم کیا۔ آپ کو بلڈ بینک ربوہ میں بھی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی ہے۔ اسی طرح بڑی بیٹی M.Sc فزکس ہیں اور کالج میں لیکچرار ہیں۔ جبکہ چھوٹی بیٹی B.A; B.Ed. ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد مطیع اللہ شاہین چیمہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 فروری 2007ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں مکرم حمیدالدین صاحب خوشنویس نے اپنے خالہ زاد بھائی مکرم ڈاکٹر محمد مطیع اللہ شاہین چیمہ صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر چیمہ صاحب نے ابتدائی تعلیم ربوہ میں حاصل کی جہاں آپ کے والد سلسلہ کے دفاتر میں خدمت بجالارہے تھے۔ پھر علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کیا۔ 1988ء میں MRCP کرنے کے لئے لندن چلے گئے۔ لیکن ابھی ایک سال ہی گزرا تھا کہ اپنے والد کی شدید بیماری کا علم پاکر واپس چلے گئے اور اپنے کیریئر کی پروا نہیں کی۔ آپ نے اپنے والد کی تیمارداری اور خدمت کی غیرمعمولی توفیق پائی۔ 16/جولائی 1994ء کو آپ کے والد کی وفات ہوگئی۔

آپ اپنی والدہ کے بھی بڑے ہی فرمانبردار تھے اور اگر اُنہیں کہیں آنے جانے کی ضرورت ہوتی تو آپ نے کبھی اپنے کلینک کی پرواہ نہیں کی۔ اپنے دیگر بہن بھائیوں کا بھی ہر طرح خیال رکھنے والے تھے۔

لندن سے واپس آکر 1990ء میں آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کرلی تھی۔ جہاں بھی تعینات ہوئے، وہاں اپنے اخلاق کا نمایاں اثر چھوڑا۔ بہت خلوص اور دعا کے ساتھ مریضوں کا علاج کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا بھی بہت رکھی تھی۔ غریب مریضوں کا نہ صرف علاج مفت کرتے بلکہ ادویات بھی اپنے پاس سے دیدیتے۔ ویسے بھی فیس کا مطالبہ نہیں کرتے تھے بلکہ جو بھی کچھ دیدیتا، خاموشی سے رکھ لیتے۔ کوئی دینوی لالچ اور طمع آپ میں نہیں تھی۔ بڑے نیک فطرت، منکسرالمزاج اور متوکل علی اللہ انسان تھے۔

سوائے اشد مجبوری کے آپ کی یہی کوشش ہوتی کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ اپنے بچوں کو بھی اپنے ساتھ مسجد لے کر جاتے۔ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ساتھ جماعتی لٹریچر بھی اکثر آپ کے زیر مطالعہ رہتا اور تاوفات یہ طریق جاری رہا۔ وفات کے وقت اپنے محلّہ میں مجلس انصاراللہ کے نائب زعیم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے نوازا۔ تینوں بچے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

آپ کئی سال سے کانویں والا (نزد ربوہ) کے ہسپتال میں تعینات تھے۔ 25/اگست 2006ء کو ڈیوٹی کے بعد موٹرسائیکل پر ربوہ واپس آرہے تھے کہ ایک حادثہ میں سر پر شدید چوٹ آئی اور گیارہ دن کی مسلسل بیہوشی کے بعد 4/ستمبر کو 48 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

محترم عبدالسلام میڈسن صاحب

ڈنمارک کے پہلے احمدی محترم عبدالسلام میڈسن صاحب 25/جون 2007ء کو وفات پاگئے۔ آپ 28/نومبر 1928ء کو ایک عیسائی پادری کے ہاں پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ کو بھی پادری بننا تھا اس لئے آپ یونیورسٹی میں عیسائیت کی مذہبی تعلیم حاصل کررہے تھے کہ اس دوران قرآن کریم کے مطالعہ نے آپ کے دل کی کایاپلٹ دی اور 1955ء میں جب یونیورسٹی کے فائنل امتحان کی تیاری جاری تھی تو آپ نے اسلام قبول کرلیا۔ قریباً ایک سال بعد آپ کا رابطہ مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ سویڈن کے ساتھ ہوا تو 15/فروری 1958ء کو میڈسن صاحب نے بیعت کرلی اور اُسی سال 22/نومبر کو نظام وصیت سے بھی منسلک ہوگئے۔ چنانچہ آپ کو سکنڈے نیویا کا پہلا موصی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ 12/جنوری 1961ء کو آپ نے اپنی زندگی وقف کردی اور 15/نومبر 1962ء کو آپ کا تقرر بطور اعزازی مربی کے ہوا اور پھر تادمِ واپسیں یہ اعزاز آپ کو حاصل رہا۔

محترم میڈسن صاحب کو قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کرنے کا اعزاز بھی ملا جو پہلی بار 1967ء میں شائع ہوا اور اب تک اس کے پانچ ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ آپ کو ڈینش کے علاوہ انگلش، جرمن اور عربی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا۔ آپ نے ڈینش زبان میں گرانقدر لٹریچر بھی تیار کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی کتب کے تراجم بھی شامل ہیں۔ جماعت ڈنمارک کے لئے آپ کی خدمات کا سلسلہ بہت طویل ہے۔

محترم میڈسن صاحب کی اہلیہ مکرمہ مبارکہ میڈسن صاحبہ نے دسمبر 1960ء میں قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی اور بعدازاں لجنہ میں بہت خدمت کی توفیق پائی۔ محترم میڈسن صاحب نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹے مکرم بشیر Jens صاحب اور دو پوتیاں بھی یادگار چھوڑی ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18/اپریل 2007ء میں مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم سے انتخاب پیش ہے:

بہت اندھیرا ہے اس جہاں میں دیئے جلاؤ محبتوں کے
پڑیں گی رحمت کی کرنیں ہم پر چھٹیں گے بادل جو نفرتوں کے
عجیب بے حس ہوئی ہے دنیا کہیں بھی خوفِ خدا نہیں ہے
لگی ہیں مہریں نگاہ و دل پر کواڑ بند ہیں سماعتوں کے
اگر ہے دینے کا ہاتھ اوپر تو شکر لازم ہے عاجزی سے
ہمیشہ دیکھے ہیں چلتے چکر بھلے دنوں کے برے دنوں کے
نہ پوچھو مجھ سے کہ کیا گزرتی ہے اپنے پیاروں سے دُور رہ کر
خدایا سب کو سکون دینا جو دکھ اٹھاتے ہیں فاصلوں کے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

30th May 2008 – 5th June 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 30th May 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
00:55 The Bounties of Khilafat
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 25th November 1999.
02:30 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th December 1997.
03:45 Al Maaidah: a cookery programme teaching how to prepare various dishes.
04:15 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Singapore.
05:05 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor. Recorded on 22nd April 2007.
08:10 Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:00 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 20th July 1994.
10:00 Indonesian Service
11:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:20 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:20 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:05 Friday sermon [R]
17:25 Spotlight: interview with Malik Abdul Rasheed, on his spiritual journey to Islam.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 94
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News Review Special
21:05 Friday Sermon [R]
22:20 Hawaii: a visit to the Hawaii Tropical Botanical Garden.
22:50 Urdu Mulaqa'at: recorded on 20/07/1994 [R]

Saturday 31st May 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 94
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1999.
02:30 Friday Sermon: recorded on 30th May 2008
03:40 Spotlight: interview with Malik Abdul Rasheed, on his spiritual journey to Islam.
04:20 Hawaii: a visit to the Hawaii Tropical Botanical Garden.
04:55 Urdu Mulaqa'at: recorded on 20/07/1994.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Friday Sermon: recorded on 30th May 2008.
08:05 French Service
08:30 Khilafat Jubilee: repeat of Khilafat Jubilee proceedings, including flag hoisting ceremony and address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Excel Centre, London.
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
14:05 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme in the presence of Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 15th November 2004.
15:35 A Decade of Documentaries: a celebration of the 10 year anniversary of documentaries from Australia.
16:15 Mosha'airah: an evening of poetry
17:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th July 1997.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 Khilafat Jubilee: repeat of Khilafat Jubilee proceedings, including flag hoisting ceremony and address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Excel Centre, London.

Sunday 1st June 2008

01:00 Tilaawat & MTA News
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th May 1998.
02:50 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme.
04:20 Friday Sermon: recorded on 30th May 2008.
05:25 MTA Australia A Decade of Documentaries
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Barkat-e-Khilafat: a variety of interviews on the topic of the blessings of Khilafat.
08:00 Khilafat Jubilee: repeat of Khilafat Jubilee proceedings, including flag hoisting ceremony and address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Excel Centre, London.
10:15 Kidz Matters: a discussion programme with Nasirat discussing various issues.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:05 Friday Sermon: Recorded on 30th May 2008.
15:10 Khilafat Jubilee: repeat of proceedings [R]
17:20 Barkat-e-Khilafat: a variety of interviews on the topic of the blessings of Khilafat. [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Kidz Matters [R]
22:35 Khilafat Jubilee: repeat of proceedings [R]

Monday 2nd June 2008

00:45 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 30th May 2008.
02:50 Barkat-e-Khilafat: a variety of interviews on the topic of the blessings of Khilafat
03:50 Khilafat Jubilee: repeat of Khilafat Jubilee proceedings, including flag hoisting ceremony and address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Excel Centre, London.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class held with Huzoor. Recorded on 30th January 2005.
08:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 104.
08:30 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Tanveer Ahmad Khadim on the topic of 'Ahmadiyyat: the true Islam' at Jalsa Salana Qadian 2006.
09:15 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 13th July 1997.
10:15 Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 25th April 2008.
11:20 Medical Matters
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
13:50 Friday Sermon: recorded on 13th April 2007.
14:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:15 Jalsa Salana Speeches [R]
17:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 104 [R]`
17:25 French Service: recorded on 13/07/1997.
18:30 Arabic Service: a discussion on the topic of Bustan-ul-Huda, hosted by Maha Dabbous.
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th August 1999.
20:25 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:25 Friday Sermon [R]
23:20 Jalsa Salana Speeches [R]`

Tuesday 3rd June 2008

00:15 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:25 Le Francais C'est Facile: lesson no. 104.
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th August 1999.
02:50 Friday Sermon recorded on 13th April 2007.
03:50 Jalsa Salana Speeches
04:55 French Service: recorded on 13th July 1997.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 30th January 2005.
08:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th July 1984.
08:55 Spotlight: an interview with Chaudhry Muhammad Ali about the bounties of Khilafat.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana Germany 2005: Second day address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 27th August 2005.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:10 Question and Answer Session [R]`
16:55 MTA Travel: travel programme featuring a visit to Delhi, India.
17:25 Spotlight: an interview with Chaudhry Muhammad Ali about the bounties of Khilafat.[R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News.
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]`
22:20 MTA Travel: Delhi [R]`
23:00 Jalsa Salana Germany 2005: recorded on 27th August 2005. [R]

Wednesday 4th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 27
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th August 1998.
03:00 Spotlight: an interview with Chaudhry Muhammad Ali.
03:45 MTA Travel: Delhi
04:15 Question and Answer Session
05:15 Jalsa Salana Germany 2005.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 6th February 2005.
08:00 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th September 1986.
15:00 Jalsa Salana UK 1991: speech delivered by Muzaffar Clark on 'The Promised Messiah' at Jalsa Salana UK 1991.
15:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 6th February 2005. [R]
16:40 Khilafat Jubilee Quiz
17:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) [R]
18:30 Arabic Service
19:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th August 1994.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 6th February 2005. [R]
22:00 Jalsa Salana UK 1991 [R]
22:30 Home and Garden: a visit to a Rose farm [R]
23:00 From the Archives [R]

Thursday 5th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Hamaari Kaenaat
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th August 1994.
02:40 Home and Garden
03:05 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:40 From the Archives
04:30 Khilafat Jubilee Quiz
05:30 Jalsa Salana UK 1991.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 12th February 2005.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 18th June 1995.
09:10 The Bounties of Khilafat: a programme featuring interviews with various participants regarding the bounties of Khilafat.
10:15 Indonesian Service
11:15 Pushto Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th February 1998.
15:05 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Singapore, including a visit to Sentosa Island.
15:40 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 18th June 1995. [R]
16:45 The Bounties of Khilafat: a programme featuring interviews with various participants regarding the bounties of Khilafat. [R]
17:45 Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:05 The Bounties of Khilafat: a programme featuring interviews with various participants regarding the bounties of Khilafat. [R]
21:45 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 4th February 1998. [R]
23:00 Bustan-e-Waqfe Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 23 May , 2008 | Issue No. 21

بقیہ: پیغام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع صدسالہ خلافت جوبلی 27؍مئی 2008ء از صفحہ نمبر 2

پھر وہ وقت آیا کہ الٰہی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہوگئے۔ پھر اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا لیکن خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنت دین عطا ہوئی۔ ہر فتنہ اپنی موت آپ مرگیا۔ ظالمانہ قانون کے تحت ہاتھ پاؤں باندھنے والوں اور "احمدیت کے کینسر" کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے نیست و نابود کر دیا۔ پاکستان میں ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفۂ وقت کو ہجرت کرنا پڑی لیکن یہ ہجرت جماعت کی ترقی کی نئی منازل دکھانے والی بنی۔ ایک بار پھر غَـرَسْـتُ لَکَ بِیَـدِی کا وعدہ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ تبلیغ کی وہ راہیں کھلیں جو ابھی بہت دور نظر آتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدے کو کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" خلافت رابعہ کے دور میں MTA کے ذریعہ سے یوں پورا ہوتا دکھایا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں اور پھر اس چینل کے اجراء کو دیکھیں تو ایمان والوں کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اسی چینل نے آج مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ہر مخالف احمدیت کا منہ بند کر دیا ہے۔ پس وہی لوگ جو خلیفۂ وقت کو عضو معطل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے، ان کے گھروں کے اندر MTA نے اس مرد مجاہد کی آواز پہنچادی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم کا آسمانی مائدہ آج ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے پہنچ گیا۔

پھر کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کے قانون کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک دنیا نے دیکھا اور MTA کے کیمروں کی آنکھ نے سیٹلائٹ کے ذریعہ ایک نظارہ ہر گھر میں پہنچایا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لئے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدلا اور غیر اس بات پر حیران کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم سو سال سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے بڑھتے ہی جارہے ہیں۔ ایک مخالف نے برملا اظہار کیا کہ میں تمہیں سچا تو نہیں سمجھتا لیکن اس نظارے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔

میرے جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ہاتھ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جمع کر دیا اور ہر دن اس تعلق میں مضبوطی پیدا ہوتی جارہی ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ انسان شائد جماعت کو نہ سنبھال سکے اور ہم وہ نظارہ دیکھیں جس کے انتظار میں ہم سو سال سے بیٹھے ہیں لیکن یہ بھول گئے کہ یہ پودا خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے۔ جس میں کسی انسان کا کام نہیں بلکہ الٰہی وعدوں اور تائیدات کی وجہ سے ہر کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرما رہا ہے کہ "میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں"۔

پس یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اسی خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چمٹے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آج اس قدرت کو سو سال ہو رہے ہیں اور ہر روز نئی شان سے ہم اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے بتایا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والے کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمدیو! جو دنیا کے کسی بھی خطۂ زمین میں یا ملک میں بستے ہو، اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح و مہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا اسے پورا کرو۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے "یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے" کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے تبھی پورے ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔

پس اے مسیح محمدی کے ماننے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو۔ اٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو تا کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدائے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا امن اس مہدی و مسیح کی جماعت سے منسلک ہونے سے وابستہ ہے کیونکہ امن و سلامتی کی حقیقی اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے، جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطیٔ ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس